Regd No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

از الفضل بیدہ اللہ۔ توسیر یشاء ہمسرے امیتخک بک مقامًا محمودًا

تار کا پتہ۔ الفضل لاہور

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱؎

۲۹ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ ۲۱ اخاء ۱۳۳۱ھ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء نمبر ۲۴۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق ربوہ سے بذریعہ ڈاک حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۷ اکتوبر۔ ضعف کی شکایت ہے۔

۱۸ اکتوبر۔ کل سے ضعف ہے۔ حرارت اکثر نارمل سے کم ہوتی ہے۔ جو ضعف پر دلالت کرتی ہے۔ کسی وقت زیادہ بھی ہو جاتی ہے۔

احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا ٹمپریچر نارمل ہے مگر کمزوری میں کوئی فرق نہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم

وَفِي مُهْجَتِي فَوْرٌ وَجَيْشٌ لِأَمْدَحَا
سُلَالَةَ أَنْوَارٍ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدَا

كَرِيْمُ السَّجَايَا أَكْمَلُ الْعِلْمِ وَالنُّهٰى
شَفِيْعُ الْبَرَايَا مَنْبَعُ الْفَضْلِ وَالْهُدٰى

ترجمہ:۔ اور میرے دل میں جوش اور ولولہ ہے کہ مدح کروں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جو خدا کے انوار کا خلاصہ ہے۔ کریم ہے اور علم و عقل میں کامل تر ہے۔ مخلوق کا شافع اور فضل و ہدایت کا چشمہ ہے ؛ (کرامات الصادقین)

★ ★

انڈونیشیا میں بعض اہم فوجی راز فاش ہوگئے ذمہ دار لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کرنیکا فیصلہ

جاکرتہ ۲۰ اکتوبر۔ انڈونیشیا میں بری فوج کی ھائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ ایسے ثبوت فراہم ہوئے ہیں۔ کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض فوجی راز غلط آدمیوں کے ہاتھ لگ گئے ہیں۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ان لوگوں کے خلاف جو اس ضمن میں فوجی ڈسپلن توڑنے کے مرتکب ہوئے ہیں سخت کارروائی کی جائیگی۔ اعلان میں بعض ایسے عناصر کی سرگرمیوں سے بھی خبردار کیا گیا ہے جو فوج میں پھوٹ ڈلوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جاکرتہ میں حالات تیزی سے معمول پر آتے جا رہے ہیں۔ شہر سے بکتر بند گاڑیاں اور مشین گنیں ہٹا لئے گئے ہیں۔ صرف چند اہم عمارتوں پر فوجی پہرا بدستور قائم ہے۔ بعض اخبارات کو بھی دوبارہ اشاعت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ فوج اور پارلیمنٹ کے درمیان جو جھگڑا رونما ہوا تھا۔ وہ ابھی تک طے نہیں ہوا ہے۔ اگرچہ پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطالبہ بدستور قائم ہے۔ کہ وزارت دفاع اور ہائی کمان کو از سر نو منظم کیا جائے۔ ادھر وزیر دفاع اس مطالبہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وزیر خارجہ مسٹر موکارتو جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے نیویارک جانے والے تھے۔ انہوں نے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

لاھور میں اخبارات کی عالمی نمائش کا افتتاح

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ آج شام یونی ورسٹی ہال میں وزیر اطلاعات و نشریات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے اخبارات کی عالمی نمائش کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے کہا پنجاب یونی ورسٹی کے شعبہ صحافت نے یہ نمائش کر کے قابل تعریف قدم اٹھایا ہے۔ ملک کے اخبارات کو اس سے بہت مدد ملے گی۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ دوسری یونیورسٹیوں کو بھی اپنے ہاں صحافت کے شعبے قائم کرنے چاہئیں۔ آپ نے اس بات پر بھی زور دیا کہ اخبارات ملک میں صحت مند رائے عامہ پیدا کرنے میں نمایاں حصہ لے سکتے ہیں نمائش میں ۲۸ ملکوں کے روزانہ اخبارات پیش کئے گئے ہیں۔ پاکستانی سٹال اردو سندھی گجراتی بنگالی اور انگریزی کے ۵۵ روزناموں پر مشتمل ہے۔ ایجنسی آف فرانس نے اپنا علیحدہ سٹال سجایا ہے۔

افتتاحی تقریب میں گورنر جنرل پاکستان عزت مآب غلام محمد گورنر پنجاب مسٹر اسمٰعیل چندریگر اور وزیر اعلےٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے پیغامات بھی پڑھ کر سنائے گئے ؛

امریکہ میں برطانیہ اور ایران کے تعلقات کا از سر نو جائزہ

واشنگٹن ۲۰ اکتوبر۔ امریکی افسروں نے برطانیہ اور ایران کے تعلقات کا نئے سرے سے جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ وہ یہ معلوم کریں گے کہ ایران نے سابق اینگلو ایرانین آئیل کمپنی سے ۴ کروڑ ۹ لاکھ پونڈ کا جو مطالبہ کیا ہے۔ اس کی کوئی ٹھوس قانونی بنیاد بھی ہے یا نہیں ان افسروں نے آج اخبار نویسوں کو بتایا کہ اگر ہم نے یہ طے کر لیا کہ ایران کا مطالبہ جائز ہے تو پھر ہم برطانیہ پر زور دیں گے کہ وہ مطالبہ کی پوری رقم یا سردست اس کا کچھ حصہ ادا کر دے۔ ان تحقیقات کے بعد امریکہ کے ذریعہ

قطار بندی ہمیں سکھاتی ہے کہ ہم ہر شہری کو مساوی درجہ دیں اور طاقت کے گھمنڈ میں کمزوروں کے حقوق پامال نہ کریں

لاھور میں ھفتہ قطار بندی کا افتتاح — وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کی تقریر

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ وزیر اعلےٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ نے آج ایک جلسہ عام میں ”ہفتہ قطار بندی“ کا افتتاح کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہمیں اسلامی اصولوں پر عمل کرتے ہوئے ہر شہری کو مساوی درجہ دینا چاہیئے۔ اور محض طاقت اور زر کے گھمنڈ میں دوسروں کے حقوق پامال نہیں کرنے چاہئیں آپ نے فرمایا یہ جبھی ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو تنظیم اور ڈسپلن کا عادی بنائیں۔ اور تکلیف اٹھا کر بھی اس کے سختی سے پابند رہیں — تقریر کے آغاز میں آپ نے قطار بندی کی تحریک پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا قطار بندی فی ذاتہ اتنی اہم نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کی تہ میں جو مقصد کارفرما ہے۔ وہ انتہائی اہم ہے۔ اتنا اہم کہ قوموں کے بننے اور بگڑنے کا دارومدار اسی پر ہے۔ اور وہ مقصد یہ ہے کہ قومی زندگی کے ہر شعبہ میں تنظیم پیدا کی جائے۔ اور عوام کو نظم و ضبط کا اس درجہ پابند بنایا جائے کہ انتشار اور بد نظمی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ آپ نے کہا یہ تنظیم اور اتحاد ہی کا کرشمہ تھا۔ کہ پاکستان معرض وجود میں آیا اور تنظیم و اتحاد کے بل پر ہی یہ قائم رہ سکتا ہے۔

دوران تقریر میں آپ نے مزید فرمایا اس میں شک نہیں آج یورپ کی قومیں قطار بندی کی بدولت تنظیم کے اعلےٰ معیار پر قائم ہیں۔ لیکن ہمیں تقلید کے لئے ان کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ آج اگر ہم اپنی بد نظمی کو دور کر کے تنظیم کی طرف قدم بڑھاتے ہیں۔ تو ہم اسلام کے صحیح اور لازوال اصولوں کی طرف واپس آتے ہیں۔ اسی لئے ہمارا ایسا کرنا دوسروں کی تقلید نہیں کہلا سکتا۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو قومی زندگی میں صف بندی کو جس مذہب نے سب سے زیادہ اہمیت دی ہے وہ اسلام ہے۔ روزانہ پانچ وقت صف بند ہو کر نماز ادا کرنا اس بات پر گواہ ہے۔ کہ نظم و ضبط جس کی ابتدا قطار بندی سے ہوتی ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک مذہبی فریضے کا حکم رکھتا ہے۔

آپ نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی عوام قطار بندی کی عادت کو اپنائیں گے۔ اور اس طرح منظم ہو کر ثابت کر دکھائیں گے۔ کہ وہ ان ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں جو اسلام اور پاکستان کی طرف سے ان پر عائد ہوتی ہیں

آخر میں آپ نے اس امر پر بھی زور دیا کہ قومیں ہفتے منانے اور جلسے جلوس نکالنے سے منظم نہیں ہوا کرتیں۔ اس کا دارومدار گھریلو زندگی کے منظم ہونے پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی ادب قاعدے اور تنظیم کا لحاظ رکھیں ؛

ایرانی وزیر خارجہ کی طرف سے تردید

تہران ۲۰ اکتوبر۔ ایران کے وزیر خارجہ حسین فاطمی نے ان خبروں کو غلط قرار دیا ہے کہ برطانیہ سے تعلقات منقطع نہ کرنے کے سلسلے میں امریکہ اور تہران کے نمائندوں کے درمیان واشنگٹن میں بات چیت ہو رہی ہے۔

سوڈان کے عبدالرحمٰن المہدی قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ مشہور سوڈانی لیڈر سر عبدالرحمٰن المہدی آج قاہرہ پہنچ گئے۔ وہاں ان کا قیام دس روز رہے گا۔ اس دوران میں وہ سوڈان کے مستقبل کے متعلق مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب سے بات چیت کریں گے۔ اس سے قبل جنرل نجیب سوڈان کے اور کئی قومی لیڈروں سے بات چیت کر چکے ہیں

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

جماعت احمدیہ نے مطالبۂ پاکستان کی تائید کی تھی اور اسکے لئے قربانیاں پیش کیں

جماعت احمدیہ کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کرنیکا موجب ہوگا

(منقول از اخبار تنظیم پشاور ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

خدا کی شان آج وہی لوگ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے اور اقتدار حاصل کرنے کے لئے ارکان حکومت پر اس امر کا زور دے رہے ہیں کہ پاکستان کے مختلف العقائد مسلمانوں کو جن میں ایک جماعت احمدیہ بھی ہے اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو اور پاکستان کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اور اس مطالبہ کی تائید میں ان دونوں جماعتوں (مولانا مودودی کی جماعت اسلامی اور امیر شریعت پیر عطاء اللہ شاہ صاحب کی جماعت احرار) نے مسلم رائے عامہ کو بھی متاثر کر رکھا ہے۔ جو سرے سے پاکستان کے قیام کے ہی نہ صرف مخالف تھے بلکہ بانیٔ پاکستان حضرت قائد اعظم اور ان کے دوسرے ساتھی مسلم لیگ زعماء بھی ان کے نزدیک صحیح مسلمان ہی نہ تھے مطالبۂ پاکستان کی مخالفت میں قائد اعظم سمیت مسلم لیگ لیڈروں کو جو بڑی سے بڑی فحش کلامی ہو سکتی ہے سے یاد کیا۔

جماعت احمدیہ نے مطالبہ پاکستان کی تائید میں ہر بڑی سے بڑی قربانی پیش کی اور قیام پاکستان کے بعد اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہوئے اپنے مرکز اور لاکھوں روپیہ کی جائداد کو چھوڑ کر اپنے کلمہ گو بھائیوں کے زیر سایہ آ گئے ہیں مہر و محبت سے انہیں اپنے سینوں سے لگانے کے بجائے یہ کہاں کا انصاف اور اسلام ہے کہ اقتدار کے خواہشمند چند سیاسی لیڈروں کی خاطر ایک کلمہ گو فرقہ سے متعلق ہزاروں انسانوں کی زندگی دوبھر کر دی جائے حکومت کو پریشان کرنے اور مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کرنے کی خاطر ایک ایسا مطالبہ پیش کر دیا گیا ہے جسے اگر آج تسلیم کر لیا جائے تو اس سے کل دوسرے مسلم فرقوں کو بھی اقلیت قرار دینے کی راہ صاف ہو جاتی ہے۔ نیز حکومت اور مسلمانوں کے پاس اس امر کی کیا گارنٹی ہو سکتی ہے کہ جب اسلام کا دائرہ احرار کے نزدیک اس قدر تنگ ہے کہ کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ پانچوں ارکان اسلام کی سختی سے پابندی کرنیوالے ایک گروہ کو سرے سے ہی کافر اور غیر مسلم قرار دیا جا رہا ہے خدا نخواستہ اگر ان کے ہاتھ اقتدار آ جائے تو پاکستان کے دوسرے مسلمانوں سے جو کئی فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اسلامی اور منصفانہ سلوک روا رکھیں گے۔ دوسری صورت میں جب تک ان کے ہاتھ اقتدار نہیں آ جاتا پھر بھی یہ لوگ اسی طرح پاکستان میں رہنے والے دوسرے فرقوں کو بھی اقلیت قرار دلوانے کے لئے پاکستان میں کسی نہ کسی ذرے قومی جنگ کی ہولی گرم کر کے ہی دم لیں گے۔ جب یہ لوگ سرے سے ہی مسلم حکومت کے قیام کے مخالف تھے اور ہیں تو انہیں اس سے کیا غرض (اگر اقتدار ان کے ہاتھ نہیں آ سکتا) تو مسلمانوں کی اس کمزوری سے خواہ ہندو فائدہ اٹھائیں۔ یا روس لیکن یہ لوگ موجودہ حکومت کو کسی قیمت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ہندو سے ان کا تعاون ہو سکتا ہے۔ انگریزی ڈپلومیسی کی یہ تائید کر سکتے ہیں۔ اور ان کے اشتراک عمل سے بقول احرار مرزا غلام احمدؑ اگر انگریزوں کا خود ساختہ پودا تھا۔ اور انگریزوں نے اس پودا کی کاشت اس لئے کی کہ مرزا غلام احمد جہاد کا مخالف تھا اور اس نے حکومت وقت (یعنی انگریزوں) کے خلاف مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کے جذبہ کو مفقود کرنے کی کوشش کی لیکن ان مذہبی رہنماؤں (جماعت احرار و اسلامی) والوں کو تو جہاد کی حقیقت و اہمیت تو معلوم تھی کہ ایک غیر ملکی غیر حکمران قوم کے خلاف جہاد دوا بلکہ ایک اہم اسلامی فریضہ ہے۔ آپ بتایئے آپ لوگوں نے کس حد تک انگریزوں کے خلاف جہاد کے لئے کام کیا۔.........

..... کیا پاکستان میں شرعی آئین کے نفاذ کے یہ دعوے دار (جماعت اسلامی اور احرار) ایک اسلامی سلطنت کے قیام کی مخالفت میں غداری کی جو سزا شرعی آئین پیش کرتا ہے۔ اس کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے تو قیام پاکستان کے پہلے روز سے ہی پاکستان میں خود ہی شرعی آئین کے نفاذ کا اجراء ہو جاتا۔ غداری سے بڑھ کر اسلامی آئین میں کوئی جرم نہیں۔ جب یہ لوگ خود اس سے بچ نکلے ہیں تو یہ پاکستانی عوام کے کون سے اتنے خیر خواہ ہیں جو ہندوؤں سے ان کی فروختگی کا سودا (متحدہ ہندوستان) کی صورت میں) کرنا چاہتے تھے شرعی آئین کے قیام کے لئے زمین و آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے۔ کیا شرعی آئین کے دعویدار یہ وہ لوگ نہیں۔ جب سکھوں کے قبضہ سے مسجد شہید گنج کو چھڑانے کے لئے ہندوستان بھر کے مسلمانوں نے شہید گنج کے حصول کے لئے قربانیاں پیش کیں

. . . .

. . . اس وقت بھی شہید گنج ایجی ٹیشن میں احرار بزرگوں نے فوج کی گولی سے ہلاک ہونے والے مسلمانوں کی شہادت کو حرام موت اور کتے کی موت مرنے کا فتوےٰ دیا تھا۔ اور بجائے اس کے کہ مسلمانوں کے ساتھ شہید گنج ایجی ٹیشن میں شریک ہوتے الٹا ان کی انگریزوں اور سکھوں سے ساز باز تھی۔ ہم حیران ہیں کہ جس جماعت نے ہر موقعہ پر مسلم رائے عامہ کے خلاف مشرکوں اور مرتدوں کا ساتھ دیا ہو وہ آج کس طرح پاکستان کو ضعف پہنچانے اور اپنے اقتدار کے لئے ایک کلمہ گو فرقہ کو اقلیت اور اقلیت بھی غیر مسلم قرار دلوانے کے لئے ایک بار پھر مذہبی روپ میں پاکستان کے سادہ لوح اور مذہب کے نام پر اپنا سب کچھ لٹا دینے والے غیور مسلمانوں کو اپنے ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اور قوم ان کے سابقہ کارناموں کو جانتے بوجھتے ہوئے پھر ان کا آلۂ کار بننے کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ باہمی خانہ جنگی کے ذریعہ بیرونی اقتدار کے ہاتھوں غلامی کے ایک ایسے گڑھے میں ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جہاں سے نکلنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ایک طویل عرصہ کی غلامی کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمان قوم کو قائد اعظم کے اخلاص و استقلال کے ذریعہ ایک آزاد ملک دیا تھا اور آج اس ملک کو دوبارہ غیر ملکی استبدادیت کے پنجہ میں دینے کی کوششیں شروع ہیں

چونکہ ہماری موجودہ حکومت ایک دفعہ خود مذہب کے نام پر پاکستان کے حصول میں قوم کو استعمال کر چکی ہے۔ اور اس لئے اب وہ مسلم رائے عامہ کے جوش و خروش کا اپنے آپ میں مقابلہ کی تاب نہ پاتے ہوئے باوجود نتیجہ سے باخبر ہونے کے یہ سارا کھیل دیکھ رہی ہے اور بے بس ہے یا نادانستہ طور پر پہلے اس تحریک کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ اور اب پانی سر سے چڑھ چکا ہے اور ہمارے یہ مولوی جو پاکستان اور جو مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں، پاکستان کے دشمنوں سے قیام پاکستان سے پہلے جو سودا کر چکے ہیں۔ نصف قوم ہلاک اور تباہ و برباد کرانے کے باوجود بھی اپنے اس سودا پر پوری ایمانداری سے قائم ہیں۔ خواہ ملک اور ساری قوم کہ سودا کی نذر ہو جائے۔ احمدی تو خوش قسمت ہیں کہ ہمارے احرار بزرگ خود انہیں سرکاری طور پر اقلیت قرار دلوا رہے ہیں اب جب کہ ان کو پاکستان کے کسی صوبہ میں آئین ساز اداروں یا لوکل باڈیوں کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے کوئی ایک نشست بھی مخصوص نہیں اور نہ ہی احرار نظریات کے رو سے ان کی جان و مال عزت و آبرو محفوظ ہیں۔ عیسائی مشنریوں کی طرح قانوناً انہیں بھی اپنے عقائد کی اشاعت یا تبلیغ کی اجازت مل گئی۔ احمدیوں کو اس رعایت کے لئے احرار کا شکریہ ادا کرنا چاہئیے کہ انہیں پاکستان سے باہر نکالنے کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ نیز اگر احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور ہیں۔ تو احرار کی طرف سے "غیر مسلم اقلیت" کا لیبل الٹا ان کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ جب آپ عملاً قولاً اور فعلاً مسلمان ہوں گے تو "غیر مسلم اقلیت" کا ٹائیٹل آپ کے لئے مزید تقویت کا باعث ہو گا۔ کیونکہ پاکستان کے مقتدر علماء کی تمام تر توجہ . . . .

. . . . . . سیاسیات اور اقتدار کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور ان کی سیاسیات کی راہ میں مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی اثر انداز ہوا۔ اس کی بھی یہی سزا ہو گی جو آپ کے لئے تجویز کی گئی ہے

جہاں تک ہماری ناقص رائے کا تعلق ہے۔ ملک افتراق و تشتت سے اسی صورت میں بچ سکتا ہے کہ موجودہ حکمران احرار اور جماعت اسلامی کے بزرگوں کے حق میں دستبردار ہو جائیں ورنہ افتراق و تشتت کے بیج کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے نہایت مؤثر اور مدلل پروپیگنڈا کی ضرورت ہے جو پاکستان کے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں اور دلوں میں اس حقیقت کو جگہ دے سکے کہ ماضی میں مسلمانوں کی کئی شاندار حکومتیں فتوے ساز علماء کے ہاتھوں صفحۂ ہستی سے مٹ چکی ہیں۔ اور اگر یہاں پاکستان میں بھی جو کئی مسلم فرقوں کا ملک ہے فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دی گئی۔ تو پاکستان اور پاکستان کے مسلمانوں کا بھی وہی حشر ہو گا۔ جو ماضی میں کئی شاندار اسلامی سلطنتوں کا ہو چکا ہے۔ کابل اور امان اللہ کی مثال سامنے ہے

آخر میں ہم اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ نہ احرار سے ہماری فی سبیل اللہ دشمنی ہے۔ اور نہ ہی ہم احمدی ہیں۔ البتہ احرار اور احمدی جنگ کے نتیجہ میں پاکستان کو نقصان پہنچنا کسی حالت میں برداشت نہیں کر سکتے۔

لنڈن مشن کا پتہ

لنڈن میں ہمارے تبلیغی مشن کا صحیح پتہ یہ ہے۔

63, MELROSE ROAD
LONDON S.W. 18.

بعض اوقات مرکزی دفاتر سے آتے ہوئے خطوط پر بھی سہواً S.W. 18 چھوڑ دیا ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ ضروری ہے۔ لنڈن بڑا شہر ہے اور میلروز روڈ نام کی کئی سڑکیں ہیں۔ ڈاک کی سہولت کے لئے لنڈن مختلف حلقوں میں تقسیم ہے۔ اور ہم S.W. 18 میں ہیں۔ اگر کسی خط پر یہ لکھا ہو تو وہ خط لنڈن کے جس جس حصہ میں میلروز روڈ نام کی سڑک ہے وہاں سے گھومتا ہوا اصل جگہ پر پہنچیگا۔

پس احباب اچھی طرح ذہن نشین فرما لیں کہ S.W. 18 ہمارے حلقہ کا مستقل اور اہم حصہ ہے مکان کا نمبر ۶۳ اگر کبھی بدل بھی جائے تو کوئی حرج نہیں مگر S.W. 18 نہ بھولیں۔

ظہور احمد باجوہ
امام مسجد لنڈن

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۱ راکتوبر ۵۲ء

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کرکے یہ الفاظ نازل فرمائے ہیں

انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ

یقیناً میں بھی تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ البتہ اتنا فرق ہے۔ کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے۔

بادی النظر میں یہ الفاظ معمولی معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے۔ تو یہی الفاظ انسانی ذہنیت کی تاریخ میں ایک انقلابی نقطہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ دیکھیں گے کہ قرآن کریم کے نزول اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے جو برگزیدگانِ خدا دنیا کی ہدایت کے لئے تشریف لائے۔ انسان نے اپنے زورِ تخیل سے ان کے گرد الوہیت کا ایک ہالہ بن دیا ہوا ہے۔ ان کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ گویا وہ قطعاً اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ وہ انسانی دنیا سے کہیں اوپر بہت اوپر کی دنیا بلکہ آسمان کے رہنے والے ہیں۔ ان کا کوئی تعلق اس دنیا کے کاروبار سے نہیں ہے۔ دنیا کی جدوجہد سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔ ان کے لئے دنیا کا ہر رشتہ ناجائز دنیا کی ہر بات بے جا۔ دنیا کا ہر معاملہ گناہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بے شک ہر برگزیدۂ خدا اپنے عہد میں انسان ہی سمجھا جاتا تھا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ لوگ اس کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونے کا انکار کر دیتے تھے۔ کیونکہ وہ انسان نہیں۔ بلکہ کسی فوق الانسان کو چاہتے تھے۔ جو ان کے تخیلی اور شاعرانہ تصور کی بلندی پر کھڑا ہو کر ان سے خطاب کرے۔ اور یہ بھی درست ہے۔ کہ ہر اللہ تعالےٰ کا بندہ اپنے آپ کو انسان ہی سمجھتا تھا۔ وہ انسان ہی کے طور پر اپنے آپ کو پیش کرتا تھا۔ مگر یہ بھی تاریخی حقیقت ہے۔ کہ چونکہ ان بندگانِ خدا کے کلام میں بعض ایسی باتیں ہوتی تھیں۔ جو ان کے قربِ الٰہی کی طرف اشارہ کرتی تھیں۔ ان کے ماننے والے بعد میں ان باتوں کی بناء پر ان کو بشریت کے مقام سے بہت اونچا لے جاتے تھے۔ حتیٰ کہ ان کو خود خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا حقیقی بیٹا بنا دیتے تھے۔ جس سے خود بندگانِ حق کی ذات وجہ شرک بن جاتی۔ اور نسلاً بعد نسلٍ گمراہی کے غار میں اتنے گہرے اتر جاتے۔ کہ جہاں کے اندھیرے میں توحید کی روشنی بالکل مفقود ہو جاتی۔

اس کی نفسیاتی توجیہہ یہی ہے۔ کہ چونکہ ان بندگانِ حق کے کلام میں قربِ الٰہی کے متعلق اشارے ہوتے تھے۔ اور پھر ان سے ایسے غیر معمولی نشانات ظاہر ہوتے تھے۔ جو ان کا اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونا ثابت کرتے تھے۔ ان کے پیرو ایک دو نسلیں گذرنے کے بعد ان کے اس ادعائے بشریت کو بھول جاتے۔ اور ان کو کوئی فوق البشر ہستی سمجھنے لگتے۔

یہ ایک مسلمہ عام حقیقت ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں جتنی الہامی ہونے کی دعویدار کتابیں موجود ہیں۔ سوائے قرآن مجید کے ان میں سے ایک بھی نہیں ہے۔ جس کے متعلق خود ان کے ماننے والوں کو بھی دعویٰ ہو۔ کہ اس میں جو الہامی کلام ان کے پیشوا کی طرف منسوب ہے۔ ٹھیک وہی ہے۔ جو دراصل اس پر خدا کی طرف سے نازل ہوا۔ لوگوں نے اپنے اپنے تخیل کے مطابق ان میں تحریف و تبدل کر لیا ہے۔ اور اب یہ مشکل ہو گیا ہے۔ کہ نبی کے الہام کو لوگوں کی عبارت سے علیحدہ کیا جا سکے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت تقریباً تمام مشہور اور مقبول عام مذاہب کی یہی حالت ہو چکی تھی۔ کہ ان کے ماننے والے کسی نہ کسی صورت میں اپنے پیشواؤں کو اس دنیا کا انسان نہیں سمجھتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دین محض ایک رسم و رواج یا توہمات کا پلندہ بن کر رہ گیا۔ اور انبیاء علیہم السلام جو دراصل اپنے کردار کے نمونہ سے انسان کی رہنمائی کے لئے مبعوث ہوتے تھے۔ خود معبود بنا لئے گئے۔ ان کی ذات کو معبودِ حقیقی کے راستے میں حائل بنا دیا گیا۔ اور وہی بندگانِ حق جو بت پرستی کو مٹانے کے لئے آئے تھے۔ خود ہی بت پرستی کا ذریعہ بن گئے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کے وقت دنیا کی کوئی قوم ایسی نہ تھی۔ جو بت پرستی کا شکار نہ ہو۔ بدھ۔ ہندو۔ عیسائی الغرض تمام مذاہب کے پیرو بت پرست بن چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا نام محض رسماً لیا جاتا ہو تو اور بات ہے۔ حقیقتاً اس کو کوئی نہیں پوجتا تھا۔ کہیں نیکیوں کے مجسمے پوج رہے تھے۔ تو کہیں اپنے اپنے پیشواؤں کی مورتیاں جذبۂ عبودیت کے اظہار کا ذریعہ بنی ہوئی تھیں۔ ایسی فضا میں اس امر کی سخت ضرورت تھی۔ کہ نبی یا رسول اور اس کے اللہ تعالےٰ سے حقیقی تعلق کی وضاحت نہایت۔ غیر مبہم اور صاف صاف الفاظ میں کی جاتی۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس حقیقت کو کما حقہٗ واضح کرنے کے لئے پوری پوری احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور نہایت کھلے اور صاف صاف الفاظ میں اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کے باہمی تعلق کی وضاحت فرمائی۔ اور مختلف مذاہب کے پیروؤں نے اپنے پیشواؤں کے گرد جو الوہیت کا ہالہ بنا دیا ہوا ہے۔ نہ صرف اس کی نفی فرمائی۔ بلکہ اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا۔ کہ رسول سے خواہ کتنے بھی معجزات اور نشانات ظاہر ہوں۔ ان کا حقیقی فاعل خود اللہ تعالےٰ کی ذات ہوتی ہے۔ اور نبی یا رسول بشر ہی ہوتا ہے۔ اور صرف اسی قدر غیب پر اختیار رکھتا ہے۔ جس قدر کہ اللہ تعالےٰ خود اپنی مرضی سے اس کو اختیار دیتا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق بھی جو خاتم النبیین ہیں۔ اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ جن کی مثال نہ پہلے پیدا ہوئی ہے۔ اور نہ آئندہ پیدا ہوگا۔ فرمایا۔

قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ

یعنی کہہ دے کہ یقیناً میں تمہاری طرح کا ہی ایک بشر ہوں۔ فرق صرف یہ ہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے تمام مذاہب اپنے اپنے پیشوا کے متعلق اپنے اعتقادات میں تبدیلی کر رہے ہیں۔ ہندو۔ عیسائی۔ بدھ وغیرہ مذاہب کے پیرو اپنے پیشواؤں کے گرد سے الوہیت کا ہالہ اتار رہے ہیں۔ اور صرف ایک واحد ذات باری تعالےٰ ہی کو قابلِ پرستش سمجھنے لگے ہیں۔ یہ صرف قرآن کریم ہی کی تعلیم کا اثر ہے۔ جوں جوں ہم قرآن کریم کی تعلیم کو اقوام عالم میں عام کریں گے۔ توں توں توہمات کے غبار اڑتے جائیں گے۔ اور پیشوایانِ مذاہب اپنی اصلی شانِ عبدیت میں نمودار ہوتے جائیں گے۔

ونگ کمانڈر صاحب کا ربوہ میں ورود

۱۳ راکتوبر کی شام کو ونگ کمانڈر رشید ملک صاحب ڈائرکٹر ریکروٹنگ ایر فورس مسٹر حسن صاحب مہتمم ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور کی معیت میں ربوہ تشریف لائے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ملک صاحب موصوف نے ایر فورس کے مختلف شعبہ جات میں بھرتی کے متعلق تفاصیل بتائیں۔ اور یہ کہ انسان ایر فورس میں کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔ اور ایک پاکستانی اپنی قوم اور ملک کی کس طرح خدمت کر سکتا ہے۔ آپ کی دلچسپ تقریر اور معلومات سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔ سید محمد حسین صاحب مہتمم دفتر روزگار نے ملک صاحب کا حاضرین سے تعارف کرایا۔ اور ایر فورس کی مزید اہمیت بتائی۔ اور سامعین سے اپیل کی۔ کہ وہ حکام سے اس محکمہ میں بھرتی ہو کر مکمل تعاون کریں۔

مولانا شمس صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں بتایا۔ کہ ایر فورس کے شعبہ کو اس زمانہ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ قرآن کریم میں اس کی تفصیل بطور پیشگوئی پہلے سے موجود ہے۔ اور یہ کہ اس شعبہ میں کام کرنے والے اس پیشگوئی کو روز روشن کی طرح پورا کر رہے ہیں۔ آخر میں معزز مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا گیا۔ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ دفاع پاکستان کے پیشِ نظر اس شعبہ میں بھرتی ہوں۔

(عبد الرحمٰن خاں بی۔ اے۔ بی۔ ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع

سالانہ اجتماع بالکل قریب آگیا ہے۔ مرکز میں ضروری انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ مجالس چندہ اجتماع وصول کرکے فوری طور پر بھجوا دیں۔ تا کام میں رکاوٹ نہ ہو۔

گندم کی گرانی کے پیش نظر اجتماع کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے مجلس مرکزیہ نے چندہ اجتماع کی مقررہ شرح کے علاوہ ایک سیر آٹا فی خادم مزید مقرر کیا ہے۔ مجالس اس کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ اور چندہ کے ساتھ ہی آٹا بھی فراہم کریں۔ یا آٹے کی قیمت چھ آنے فی سیر کے حساب سے وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ ابھی تک چندہ اجتماع کی آمد کی رفتار زیادہ خوشکن نہیں۔ مجالس کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ اجتماع ــــــ علمی اور ورزشی مقابلے

۱۔ اس سے قبل سالانہ اجتماع پر ہونے والے ورزشی مقابلوں کی فہرست کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ مجالس کی اطلاع کے لئے یہ امر بھی واضح کیا جاتا ہے۔ کہ اجتماع کے موقعہ پر والی بال کے مقابلے بھی ہونگے۔ جس کے لئے خدام ابھی سے تیاری کر لیں۔

۲۔ علمی مقابلوں میں حصہ لینے والے خدام بھی اپنے ناموں سے آگاہ فرمائیں۔ تحریری اور تقریری مقابلوں کے لئے عنوانات مشتہر کئے جا چکے ہیں۔ امید ہے مجالس اور خدام پوری تیاری کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوں گے۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شذرات

اولیاء اللہ کا کوچہ

یہ عجیب اعتراض اکثر سننے میں آیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے متعلق حمل - ولادت اور مریم سے عیسےٰ بننے کا کیوں ذکر فرمایا ہے؟

ہمارے بھائیوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ سب اشارات اولیاء اللہ کے کوچہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہیں اولیاء اللہ سے ہی دریافت کرنا چاہیئے۔

آؤ دیکھو حضرت مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ مرد مومن کا نقشہ کھینچتے ہوئے کس شان سے فرماتے ہیں ؎

آنچناں جاں با بدن پیوستہ است
ہیچ ایں جاں با بدن پیوستہ است

تاب نورِ چشم با پیہ است جفت
نور دل در قطرۂ خونی نہفت

ایں تعلقہا نہ بے کیف است وچوں
عقل ہا در دانشے چونی زبوں

جان کل با جان جزو آسیب کرد
عقل ازو در ے ستاد در جیب کرد

ہمچو مریم جاں ازاں آسیب جیب
حاملہ شد از مسیحِ دل فریب

آں مسیحے نے کہ بر خشک و تر است
آں مسیحے کز مساحت برتر است

پس ز جانِ جاں چوں حامل گشت جاں
از چنیں جانے شود حامل جہاں

پس جہاں زاید جہانے دیگرے
ایں حشر را وا نماید محشرے

تا قیامت بگر بگویم بشمرم
من ز شرح ایں قیامت قاصرم

(مثنوی دفتر دوم)

خلاصہ مطلب یہ کہ جس طرح انسان کی جان کا بدن سے تعلق ہے۔ آنکھ کے نور کا آنکھ کے لوتھڑے سے تعلق ہے۔ اسی طرح کل کا جزو کے ساتھ یعنی اللہ تعالےٰ کی روح کا انسان کی روح کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس تعلق سے جس طرح عورت مرد سے نطفہ لیتی ہے۔ اسی طرح عقل انسانی اس سے ایک موتی حاصل کرتی ہے۔

پھر انسان کی جان مریم کی طرح اس تعلق سے حاملہ ہو جاتی ہے۔ اور اس حمل سے بے نظیر مسیح بن جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالےٰ کی روح سے جب انسانی رُوح حاملہ ہو جاتی ہے۔ تو اس سے ایک جہان کی روحیں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ تب ایک ایسا روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ جس کی شرح لفظوں میں ممکن نہیں

اب بتائیے ایک مولوی جو بے چارا ساری عمر قطبی سلّم یا کافیہ کے پردوں سے لپٹا رہا ہے۔ اور اسے اس کوچہ میں آنے کا تصور بھی نہ ہو سکتا ہو۔ وہ اگر ان اشارات پر مذاق نہ اڑائے تو اور کیا کرے؟

کشمیر — جماعت اسلامی کا تختۂ مشق

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے وزیر خارجہ کے متعلق گوہر فشانی کرتے ہوئے کہا۔

"ان کی ان دینی خدمات کے پیش نظر جو مسئلہ کشمیر کے معاملہ میں انہوں نے انجام دی ہیں۔ ان کی قابلیت کے پروپیگنڈے کی حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔" (تسنیم ۲۶ ستمبر ۵۲ء)

اصلاحی صاحب! چودھری صاحب تو رہے ایک طرف آپ کے پیر طریقت کی نگاہ میں قائداعظم بھی **ناکارہ** ثابت ہوئے (ترجمان جون ۴۸ء) اور دوسرے لیڈر ننانوے فیصدی **بددیانت اور ناقابل اعتماد** نکلے (کوثر یکم اپریل ۴۸ء) اس لئے آپ دوسروں کا قصہ چھوڑیئے۔ اور اپنی بات کیجئے۔

کیا آپ اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ کے بلند بانگ دعاوی کے باوجود آپ لوگوں نے جہاد کے پہلے موقعہ پر ہی غداری کا ثبوت دیا۔ اور نہ صرف اس میں شمولیت سے خود گریز کیا بلکہ ہر غازی کو روکنے کے لئے قرآن کے صریح خلاف یہ فتوےٰ دے دیا۔

"جب تک حکومت پاکستان نے حکومت ہند کے ساتھ معاہدانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں۔ پاکستانیوں کے لئے کشمیر میں ہندوستانی فوجوں سے لڑنا از روئے قرآن **جائز نہیں**۔" (تسنیم ۱۲ اگست ۴۸ء)

اس فتوے سے مجاہدین کشمیر پر کیا گزری؟ یہ بڑی دردناک کہانی ہے۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ ان پر دنیا اندھیر ہو گئی۔ دل و دماغ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور یوں معلوم ہونے لگا کہ سروں پر آرے چل گئے ہیں

یہاں تو یہ حالت تھی۔ مگر ہمارے دشمنوں کے گھر **گھی کے چراغ جل گئے**۔ جشن عید منایا گیا اور انہوں نے مودودی صاحب کی بروقت امداد پر شکریہ ادا کرتے اور انہیں **مرد مجاہد مرد خدا اور شمع** کے خطابات دیتے ہوئے لکھا۔

"کئی مرد مجاہد اب بھی مسلم لیگیوں کے مظالم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ پاکستان کی جماعت اسلامی کے صدر مولانا مودودی نے زبردست پروٹسٹ کیے اور واضح طور پر اعلان کیا کہ جنگ کشمیر ہرگز جہاد نہیں بجائے اس کے کہ وہ اس مرد خدا کی سچائی اور جرأت کے معترف ہوتے۔ الٹا انہوں نے ظلمات پاکستان میں اس شمع ہدایت کو بجھا دینے کی تدبیریں وضع کرنا شروع کر دیں۔" (رشیر پنجاب بحوالہ نوائے وقت ۳۰ اکتوبر ۴۹ء)

جہاد کشمیر کو حرام قرار دے کر ہندو سکھ کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بننے والو! کشمیر کا نام لے کر کیوں کشمیر کے ستم رسیدوں کا دل دکھاتے ہو۔ کیا پرانے زخموں پر دوبارہ نمک پاشی تو مقصود نہیں؟

دلفریب نعرے

جماعت اسلامی کے ایک رکن نے شاہ پور میں وعظ کیا۔

"جماعت اسلامی کوشش کر رہی ہے۔ کہ دنیا کی امامت اور راہنمائی خدا کے نافرمان اور فاسق و فاجر انسانوں کے ہاتھ سے چھین کر اللہ کے فرمانبردار صالحین کے ہاتھوں میں دے دی جائے۔"

(تسنیم ۲۷ ستمبر ۱۹۵۲ء)

نعیم صدیقی صاحب مسلمانان پاکستان کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"یہ قوم جس کو چاروں طرف سے شیاطین نے گھیر رکھا ہے۔ جس کی حماقت الحاد و لادینی کا طوفان اٹھا رہی ہے۔ جس کے علماء نے خود دین کی حقیقت کو مشتبہ بنا رکھا ہے۔ جس پر فلسفہ کا طوفان لٹریچر کی صورت میں ٹوٹ پڑا ہے۔ اس میں آپ کے چند وعظ کیا حیثیت رکھتے ہیں یہاں تو ساعی جمیلہ میں اگر عمریں کھپ جائیں۔ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ شہادت حق کا حق ادا ہو گیا۔"

(ترجمان القرآن اپریل ۱۹۵۰ء)

وہ ماں کے لال جن کی روح صرف پاکستان کے مسلمانوں کو دیکھ کر خطا ہو رہی ہے۔ وہ بھلا اپنے دلفریب نعروں سے دنیا کی امامت میں کیا انقلاب برپا کر سکتے ہیں؟

یہ تو جماعت کی حالت ہے مگر اس جماعت کے قائد اس درجہ اولوالعزم واقع ہوئے ہیں۔ کہ معمولی اختلافات کی بناء پر استعفےٰ دینے اور اپنے ہاتھوں سے "تحریک اسلامی" کا جنازہ نکالنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

(ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء)

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ دن آنے والے ہیں جب کفر کے جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے۔ اور نظام اسلامی کا سورج پوری آب و تاب سے چمکے گا۔

لیکن یہ سب کچھ اس جماعت کے ہاتھوں ہی ہو گا۔ جس کی زمام قیادت خدا تعالےٰ کے اس مقدس خلیفہ کے ہاتھ میں ہے۔ جو دنیا کے نظام کفر کو چیلنج کر سکتا ہے۔ **گر مستعفی نہیں ہو سکتا۔**

چینی مسلمانوں کا وفد

مولانا اختر علی نے ایک بیان میں کہا ہے:۔

"پچھلے دنوں چینی مسلمانوں کا ایک وفد پاکستان آیا ہوا تھا۔ جب اس کی توجہ میرزا غلام احمد قادیانی کے دعوئے نبوت کی جانب دلائی گئی۔ تو اس نے کانوں پر ہاتھ رکھا۔"

(زمیندار ۲۸ ستمبر ۱۹۵۲ء)

اس بیان کے دو دن بعد زمیندار کے اداریہ میں "چین کے چھن چھٹے" کے عنوان سے ایک مختصر نوٹ شائع کیا گیا۔

"چینی مسلمانوں کا جو وفد ان دنوں پاکستان کا دورہ کر رہا ہے۔ وہ سفارت خانہ چین کے فرسٹ سیکرٹری کی تحریری اجازت کے بغیر اپنے ملک میں ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کے قابل نہیں ہیں۔ مسلمانوں کو کیا معلوم تھا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ جب چین کے دروازے ہتھوڑے اور درانتی کی ضربوں سے بند کر دیئے جائیں گے۔"

(زمیندار ۳۰ ستمبر ۵۲ء)

مولانا اختر علی کو خوشی ہے کہ چین کے چھن چھٹے (مسلمان) ہتھوڑے اور درانتی کی ضربوں کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام سے آشنا نہیں ہو سکے۔ مگر اس بات کا کوئی غم نہیں کہ رسول عربی کے بعض نام لیوا اپنا نام بھی **سرخ طوفان کی نذر کر چکے ہیں**۔ اور یہ امید بھی منقطع ہو گئی ہے۔ کہ وہ اپنی مرضی سے اس کا اظہار ہی کر سکیں ؎

"اے دوستو!!! آؤ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں"

ہر احمدی جو تحریک جدید میں حصہ لیتا ہے وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کو پورا کرنیوالا ہے!

مجاہدین تحریک جدید آخر سال تک اپنے وعدے سو فیصدی پورے کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ۵ر اکتوبر ۱۹۵۲ء کا پیغام مومنوں کے دلوں پر گہرا اثر کرتے ہوئے اُن کے ایمان و اخلاص میں زیادتی کا موجب بن رہا ہے۔ اس لئے کہ جب بھی مومنوں کو اللہ تعالےٰ کا ذکر یاد دلایا جائے اور اس کی آیات پڑھی جائیں تو ان کے ایمان میں وہ آیات زیادتی کرتی ہیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا کلام تو الف سے ی تک سارا قرآن پاک اور حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور بہترین تفسیر ہوتا ہے جس سے ان کے ایمان بڑھ جاتے ہیں۔ اور جب مومنوں کے ایمان میں اضافہ ہو جاتے تو وہ قربانیوں کے میدان میں بھی آگے سے آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ پاکستان اور بیرونی ممالک کے محمدی فوج کے سپاہی تحریک جدید میں شاندار قربانیاں کر رہے ہیں۔ پاکستان کے وہ احباب جو وعدے کے ساتھ ہی وعدے ادا کر چکے ہیں یا جنہوں نے ۳۱ر مارچ تک ادا کر دیا تھا ان میں سے بعض احباب تحریک جدید کے انیسویں (۱۹) سال کا چندہ بھی پیشگی ادا کر رہے ہیں۔ چنانچہ کراچی سے مہتہ عبد الرزاق صاحب قادیانی ابن حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی درویش نے اپنے سارے خاندان کی طرف سے سال ۱۸ء سے اضافہ کے ساتھ -/۱۰۰ روپیہ پیشگی ارسال فرمایا اور قریشی رشید احمد صاحب بھانجہ قاضی عبد الرحمٰن صاحب نظارت علیا نے بھی -/۲۰ روپیہ کی رقم پیشگی کراچی داخل کرا دی۔

قادیان دار الامان سے حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی نے اطلاع فرمائی ہے کہ میں نے جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دسمبر ۱۹۵۱ء کی تحریک پر خاندان قادیانی کی طرف سے یکصد روپیہ اضافہ دیا تھا اسی طرح اس سال بھی ۵ر اکتوبر کے یوم تحریک جدید کے مطالبہ پر ایک سو روپیہ قادیان دفتر محاسب میں جمع کرا دیا ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔

اس میں تو شک ہی نہیں کہ پاکستان کے تحریک جدید کے اس سال کے چندے ۳۰ر نومبر ۱۹۵۲ء کی شام تک بہر حال سو فیصدی ادا ہونے ضروری ہیں۔ جیسا کہ گذشتہ سترہ سال سے دستور چلا آرہا ہے۔ اس وقت تک وصولی کی رفتار اس سال کے وعدوں کے مطابق ساٹھ فیصدی ہے اور ابھی چالیس فیصدی کے وعدے ۳۰ر نومبر تک پورے ہونے ہیں جس کے لئے وقت بہت کم ہے یعنی ایک مہینہ اور کچھ دن۔ اگر کارکنان اور احباب کرام اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے میں پوری سرگرمی اور مستعدی سے کام کریں تو اس عرصہ میں پاکستان کے وعدوں کا ۳۰ر نومبر تک اور بیرونی ممالک کے وعدوں کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء تک ادا ہو جانا مشکل نہیں ہے۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کے لئے تحریک جدید کی "اہمیت" اور "اس کی ضرورت" کے پیش نظر ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلمات طیبات کا ایک خلاصہ جو قرآن کریم اور حدیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔ تا ان کے ایمان و اخلاص کو زیادہ کرے۔ اور احباب خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہوئے اپنے رب کی رضا حاصل کریں۔ فرمایا:-

(۱) "آج اسلام پر جو مصیبت کا زمانہ ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ دشمن اس پر ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ اسلام پر اس سے بڑھ کر خطرناک وقت کوئی نہیں گذرا شیطان اپنی ساری فوجوں کو لیکر آیا ہے اور اسلام کی حالت اس وقت ایک ایسے دودھ پیتے بچہ کی مانند ہے جو جنگل میں پڑا ہو اور اس پر چاروں طرف سے درندے حملہ آور ہوں۔"

کیا اسلام کی ایسی خطرناک حالت میں احمدیہ جماعت کے ہر مومن پر یہ فرض نہیں عائد ہوتا کہ وہ خدا کی راہ میں اپنی جان لڑا دے اور اپنے مال کو پانی کی طرح بہا دے۔ اگر وہ اسکو پورا کرتا ہے تو اسکو خوش ہونا چاہیئے۔

(۲) "یاد رکھو! قربانی تو کہتے ہی اسکو ہیں کہ انسان ضروریات کم کرے۔ فاقہ برداشت کرے اپنا پیٹ کاٹے۔ پھر خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دے۔ خوب یاد رکھو! خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی کوئی مفلس نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ اسے ضرور نوازتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

"یہ مت خیال کرو کہ تم دین کی خدمت کر رہے ہو۔ کوئی قربانی کر رہے ہو۔ یہ خدا کا احسان ہے جو تم سے کام لے رہا ہے۔" (ارشاد الفضل ۱۹۳۴ء)

(۳) "اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ موجودہ دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے اور ایک عظیم الشان دور ہے۔ اسکے کاموں کا اثر قیامت تک رہنے والا ہے اسلئے جو شخص اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔"

یہاں ذرا دل میں غور کریں کہ آپ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان دور میں شامل ہیں۔ اگر شامل ہیں تو مبارک ہو ورنہ اب شامل ہوں۔

(۴) "زیادہ صحیح یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ معلوم ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔"

"دوسرا مقام یہ ہے کہ تم بالکل انکار کر دو کہ ہم اس میں حصہ نہیں لینگے لیکن یہ سب سے زیادہ خطرناک ہے کہ تم وعدہ کرو۔ اسے وقت کے اندر پورا نہ کرو۔"

(۵) سال رواں کا آخری وقت گذر رہا ہے تھوڑا سا وقفہ ہے جنکے وعدے ابھی تک سو فیصدی پورے نہیں ہوئے اور انکو انکا حساب حضور کے ۵ر اکتوبر والے پیغام کے ساتھ بھی بھجوایا جا چکا ہے وہ اس قلیل عرصہ سے فائدہ اٹھا کر اس سال کے ختم ہونے سے پہلے اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر لیں تا وہ آئندہ سال کی قربانی پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کریں۔

(۶) "کاش جماعت احمدیہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے اور اسلام کے کھوئے ہوئے متاع کو واپس لائے اور پھر وہی اخلاق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں دیکھے جنہیں دیکھ کر انسان کو خدا نظر آجاتا ہے۔

وہ امین ہوں ایسے کہ خود بھوکے مر جائیں۔ بیوی بچے بھوکے مر جائیں لیکن دوسرے کی امانت میں خیانت نہ ہو۔ وہ سچے ہوں ایسے سچے کہ جان جائے مال و دولت جائے۔ عہدہ جائے مگر جھوٹ کا ایک لفظ زبان پر نہ آئے وعدہ کریں تو جان کے ساتھ نبھائیں اور ارادہ کریں تو سر ہتھیلی پر رکھ کر پورا کریں۔" (تفسیر کبیر)

(۷) "یاد رکھو! خدا تعالیٰ کے کام بندوں کی مدد کے محتاج نہیں وہ اپنے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتا ہے مگر مبارک ہے وہ جسکے ہاتھ کو خدا تعالیٰ اپنا ہاتھ قرار دیدے کہ وہ برکت کو پا گیا اور رحمت کا وارث ہو گیا۔"

"یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی اُن نیکیوں میں سے ہے کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کرینگے اور متواتر کرتے جائینگے اللہ تعالیٰ انکو انکی موت کے بعد بھی ثواب عطا فرماتا رہیگا اسلئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام کئے جا رہے ہیں جو تبلیغ اسلام کیلئے صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں۔"

(۸) "وہ لوگ جو متواتر حصہ لینگے وہ وہ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کشف کے پورا کرنے میں حصہ لینے والے ہیں جو اللہ تعالےٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۸۹۱ء میں دکھایا تھا۔ جس میں پانچہزار فوج کا دیا جانا ظاہر کیا گیا تھا پس مبارک ہیں وہ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ انکا نام ادب و احترام سے تاریخ اسلام میں ہمیشہ زندہ رہیگا۔"

(۹) "مستقبل کو مد نظر رکھتے ہوئے صرف مومن ہی قربانی کرتا ہے وہ خدا کے ذکر کو بلند کرنے اور اسکے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچانے کیلئے رات دن جانی اور مالی قربانیاں کرتا چلا جاتا ہے وہ نہ اپنے آرام کی پرواہ کرتا ہے نہ آسائش کی۔ بلکہ خدا کی راہ میں اپنے بیوی بچوں کو بھی چھوڑنے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنکی قربانی اللہ تعالےٰ قبول کرتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جن کو ابدی برکات ملتی ہیں جو قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔"

(۱۰) "میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی ہر قسم کی قربانیوں میں حصہ لیں۔ جو وعدے انہوں نے کئے ہیں انہیں پورا کریں اور سمجھ لیں کہ یہ ایک موت ہے جس کا ان سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

(۱۱) "تم میں سے بہت سے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے سینما نہیں دیکھا ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم ہمیشہ ایک کھانا کھاتے ہیں ہم مر گئے۔ تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں ہمیں سادہ رہنا پڑتا ہے ہم تو مر گئے۔"

(۱۲) "تم میں سے کئی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں اتنے چندے دینے پڑتے ہیں ہم مر گئے۔ میں کہتا ہوں ابھی تم زندہ ہو۔ میں تم سے حقیقی موت کا مطالبہ کرتا ہوں۔ کیونکہ خدا یہ کہتا ہے کہ تم مر جاؤ گے تو پھر میں تمہیں زندہ کرونگا۔ پس یہ موت ہی ہے جس کی طرف خدا اور رسول تمہیں بلاتا ہے۔"

(۱۳) "یاد رکھو! جب تم مر جاؤ گے تو اسکے بعد خدا تمہیں زندہ کریگا پس تم مجھے یہ کہکر مت ڈراؤ کہ انکے مطالبات پر عمل کرنا موت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ موت کیا ہی اس سے بڑھکر تم پر موت آنی چاہیئے تا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کامل احیاء تمہیں حاصل ہو۔ پس اگر یہ موت ہے خوشی کی موت ہے۔ یہ موت ہے تو رحمت کی موت ہے۔ پس مبارک وہ شخص ہے جو موت کے اس دروازہ سے گذرتا ہے کیونکہ وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا۔

(۱۴) "پس اے دوستو!!! آؤ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔ ہم میں سے ہر شخص خواہ اسے مال ملا ہے یا نہیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدا کے سامنے اپنی قربانی پیش کر دے اور اس قربانی کو پیش کرتے ہوئے ایک مردہ کی طرح آستانہ الٰہی پر گر جائے۔ یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا تو میری اس حقیر نذر کو قبول فرما۔ اور مجھے اپنے دروازہ سے مت دھتکار۔ آمین۔ ثم آمین۔"

(ارشاد ۱۹۳۷ء)

بیرونی ممالک میں خاتم النبیین کے دینِ اسلام کی اشاعت کرنیوالی محمدی فوج

تحریکِ جدید کے بیرونی ممالک کے مجاہد اپنے وعدے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء تک سو فیصدی ۱۰۰% پورے کریں!

بیرونی ممالک کے مجاہدین کے لئے سابقون الاوّلون کی صفِ اوّل میں آنے کے لئے ۳۱ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی تھی - اور کہ اگست میں روپیہ اپنے بنکوں میں داخل کر کے رسید بنک و تفصیل ارسال کریں - چنانچہ بیرونی ممالک کی اکثر جماعتوں نے اس میں نہایت شاندار حصہ لیا ہے جن کی تفصیل رپورٹ ذیل میں شکریہ کے ساتھ دی جا رہی ہے - تاجن جماعتوں کے وعدوں میں کمی ہے وہ اپنے وعدوں کی ادائیگی جلسہ سالانہ ۵۲ء تک سو فیصدی کر دیں اور آئندہ سال کی قربانیوں کے لئے بہ انشراح صدر تیار ہو جائیں - اللہ تعالیٰ ان دوستوں کی مالی قربانیوں کو قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے - آمین تفصیل حسب ذیل ہے :-

جماعت عدن

(۱) جماعت عدن کا وعدہ ۶۸۲۱ شلنگ سال ۱۸ء میں تھا - اس میں سے ۵۱۴۴ شلنگ اگست ۵۲ء تک داخل ہو چکے ہیں - اُن احباب کرام کے نام یہ ہیں - وصولی کی نسبت ۷۴½% فیصدی ہے -

نام	رقم
ڈاکٹر محمد احمد صاحب	۱۲۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۲۰۰
" والدہ صاحبہ مرحومہ "	۲۰۰
ڈاکٹر میجر عبدالعزیز صاحب بشیری	۲۷۵۱
محترمہ جمیلہ خانم بشیری اہلیہ " "	۸۴۰
میجر ڈاکٹر محمد خان صاحب سیکرٹری مال	۱۲۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ و پسران " "	۶۰

(۲) شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت مشرقی افریقہ اور حکیم محمد ابراہیم صاحب مبلغ یوگنڈا جنجا سے لکھتے ہیں کہ کمپالہ کے مکرم ڈاکٹر لال الدین احمد صاحب کو آپ کی متعدد چٹھیاں آئی تھیں مگر وہ انگلینڈ کے سفر اور دیگر مصروفیات کے باعث تحریک جدید کا چندہ ادا نہ کر سکے تھے اب انہوں نے پندرھویں سال کا ۲۸۲۹ شلنگ اور سولھویں سال کا ۲۸۵۸ شلنگ کل ۵۶۸۷ شلنگ کا چیک دے دیا ہے - اور یہ رقم نیروبی بنک میں داخل ہو چکی ہے - رسید بنک بھی دفتر وکیل المال تحریک جدید میں آ چکی ہے - جزاکم اللہ احسن الجزاء - اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے - اور بیش از پیش قربانیوں کی توفیق بخشے - آمین - حکیم صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ صاحب موصوف اپنا سترھویں سال اور اٹھارھویں سال کا بھی وعدہ جلد تر انشاء اللہ تعالیٰ ادا کر یں گے -

ڈاکٹر صاحب نے یہ معذرت کی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ جلد ادا نہ کر سکنے کے سبب وہ حضرت اقدس کے حضور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کے دُور ہونے کے لئے بھی درخواست نہیں کر سکے حضرت اقدس کے حضور ان کی روحانی بیماریوں سے صحتیاب اور کامل صحتیاب ہونے کی دعا کی درخواست کریں -

ڈاکٹر صاحب گذشتہ دو تین ماہ میں تحریک جدید اور دوسرے چندہ کو ملا کر آٹھ دس ہزار شلنگ ادا کر چکے ہیں - حضرت اقدس کے حضور ڈاکٹر صاحب کے لئے دُعا کی درخواست کر دی گئی ہے -

نیز کمپالہ کے مکرم شیخ عبدالغنی صاحب جن کا وعدہ سال ۱۸ء میں ۷۵۰ شلنگ ہے اور بقایا بھی گذشتہ سالوں کا ہے اس چندہ کے ادا کرنے کے لئے اپنی زمین دو کنال واقع ربوہ چندہ تحریک جدید میں دے چکے ہیں جو ابھی تک فروخت نہیں ہوئی مگر وہ تو اپنی طرف سے دے چکے ہیں - کمپالہ کے دوسرے احباب کرام بھی توجہ فرما دیں اور وہ کوشش کریں کہ ان کے وعدے جلسہ سالانہ ۵۲ء تک سو فیصدی ادا ہو جائیں -

(۳) جماعت نیروبی سیکرٹری مال سید محمد اقبال شاہ صاحب -

مندرجہ ذیل جماعت نیروبی کے احباب کرام کے وعدے سو فیصدی پورے ہو چکے ہیں -

نام	رقم
غلام سرور صاحب بٹ معہ اہلیہ صاحبہ	۲۵۰ شلنگ
بھائی احمد الدین صاحب اوورسیر	۸۰ "
سید بشیر احمد شاہ صاحب	۳۲۰ "
ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب	۵۰۰ "
محترمہ اہلیہ صاحبہ " "	۱۵۰ "
" سیدہ فضیلت صاحبہ	۷۵ "
فیروز الدین صاحب قریشی	۳۳۰ "
قاضی عبدالسلام صاحب پریذیڈنٹ	۳۰۰ "
مکرم محمد اکرم خان صاحب غوری	۱۶۰۰
" محمد یوسف صاحب	۲۵۰ "
چوہدری مولاداد صاحب	۳۰۰ "
مکرم فقیر محمد لال دین صاحب اینڈ سنز (اس میں ۱۰۵۰ شلنگ بقایا شامل ہے)	۱۳۲۵ "
مکرم محمد عارف صاحب بھٹی	۴۴۸ "
" اہلیہ صاحبہ "	۷۲ "
" قریشی عبدالرحمٰن صاحب	۱۰۰ "
محترمہ اہلیہ صاحبہ رشید حیات صاحب	۲۵ "
" " عبدالعزیز صاحب قریشی	۲۵ "
" " مرزا عطاء الرحمٰن صاحب	۲۵ "
" " دوست محمد صاحب مرحوم	۵۴ "
" بیگم صاحبہ عبداللہ مصطفےٰ صاحب (اس میں گذشتہ بقایا شامل ہے)	۲۱۵ "
مکرم حاجی غلام حسن صاحب	۱۶ "

جماعت نیروبی کی وصولی بہ حیثیت مجموعی ۵۵% فیصدی ہے - جن دوستوں کے وعدے ابھی تک سالم قابلِ ادا ہیں یا جن کی قسطیں قابلِ وصول ہیں ان سب دوستوں کو دفتر وکالت مال سے ایک چٹھی کے ذریعہ عرض کیا جا رہا ہے کہ وہ اِس سال کا آخری دن آنے سے پہلے اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں - تا وہ جب حضور آئندہ سال کی تحریک فرماویں تو بہ انشراح صدر اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جو دوسری

نیروبی کے جن دوستوں نے اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر دیا ہے ان کے نام حضرت اقدس کے حضور پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی گئی ہے - ان کا اور سیکرٹری مال کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے - اللہ تعالیٰ انکے مال و دولت میں برکت دے اور وہ اپنی رضامندیوں کے مقام پر رکھے - آمین

(۴) ممباسہ - سیکرٹری مال گناتی اللہ دتا صاحب تحریک جدید کے سال ۱۸ء کا ان کا اپنا وعدہ ۳۲۵/- شلنگ تو موصول ہو چکا ہے - اور اس کے ساتھ ہی مکرم محمد افضل خان صاحب کنٹریکٹر کے سال ۱۸ء کے ۱۸۰۰/- شلنگ بھی ادا ہو گئے ہیں - بنک کی رسید آ چکی ہے ابھی ایک بڑی رقم سال ۱۸ء کی ممباسہ سے دوسرے احباب کرام کی آنے والی ہے - اور اس کا موصول ہو جانا زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ تک اِس واسطے ضروری ہے کہ خصوصاً مشرقی افریقہ کی ہندوستانی جماعتیں گذشتہ سالوں میں اِس بات کو قائم کر چکی ہیں کہ وہ اپنے وعدے آخر سال تک سو فیصدی ہی ادا کر لیا کرتی تھیں - یا کسی کا کچھ حصہ رہ گیا تو وہ دسمبر کے پہلے وقت میں ادا کر دیا - پس ممباسہ کے مخلص احباب اور مشرقی افریقہ کی دوسری جماعتیں اپنی گذشتہ روایت اور دستور العمل کو قائم رکھتی ہوئیں اپنے وعدے سو فیصدی ۳۰ نومبر تک پورے کر لیں -

(۵) مشرقی افریقہ کی جماعتیں یعنی دار السلام - ٹانگانیکا - ٹبورا کی رقوم بنک میں داخل ہونے کی اطلاع نہیں ملی - اور نہ بنک کی رسید آئی ہے - نیز مغربی افریقہ کے واقفین اور جماعتوں کے وعدے کی ادائیگی کا بھی انتظار ہے - چاہیئے کہ مشرقی افریقہ - مغربی افریقہ - یورپین ممالک - امریکن جماعتیں اور جزائر کی جماعتیں اپنے وعدوں کی رقوم زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ ۵۲ء تک ادا فرما دیں -

(۶) لنڈن سے امام صاحب مسجد لنڈن کی اطلاع ہے کہ میں عبدالعزیز صاحب کے ۳۹/- پونڈ اور چوہدری عبدالرحمٰن خان صاحب کے ۵/- پونڈ اور اُن کا اپنا سال ۱۸ء ادا ہو چکا ہے - نیز شیخ مبارک احمد صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حال دمشق کا سال ۱۸ء کا ۱۱۲/- روپیہ اس ماہ میں داخل ہو چکا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء -

(۷) جماعت شمالی بورنیو - اِس جماعت کے روح رواں مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری اکونٹنٹ و انچارج مشن ہیں - جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے مرکزی حصے اور تحریک جدید کے چندہ کے حسابات بہت صحیح اور اچھے طریق سے رکھتے اور فوراً بنک میں داخل کر کے بنک کی رسید اور اسم وار تفصیل مرکز ربوہ میں باقاعدہ ارسال فرماتے ہیں - اور ان کی جماعت کے احباب کرام بھی اپنی مالی قربانیوں کو وقت پر بہ انشراح صدر ادا کرتے ہیں - اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے - اور ان کی قربانیوں کو جو محض اس کی رضا کیلئے کر رہے ہیں قبول فرمائے - آمین -

اس جماعت میں ایسے احباب بھی ہیں جو تحریک جدید کے انیسویں سال کے چندے کا بھی ایک معتد بہ حصہ پیشگی ادا کر رہے ہیں - چنانچہ انصاری صاحب کی اطلاع کے مطابق اگست ۵۲ء تک مکرم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کا چندہ تحریک جدید انیسویں سال کا پیشگی ۱۰۰۲/- ڈالر - محترمہ امۃ العزیز صاحبہ بنت ڈاکٹر صاحب ۵,۶۰ ڈالر - مکرم پوونا سعید ۱۲/- ڈالر - مکرم عبدالعزیز صاحب ۸/- ڈالر داخل بنک کر کے رسید و تفصیل بھی مرکز میں بھجوا چکے ہیں - تحریک جدید کے آئندہ سال کا پیشگی روپیہ جس کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے حضور کی طرف سے داخل کر لینے کی عام اجازت ہے - کئی دوست ہیں جو پیشگی انیسویں سال کا ادا کر چکے ہیں -

اور پاکستان میں بھی بعض احباب اب انیسویں سال کا پیشگی داخل کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالعزیز صاحب پنشنر انسپکٹر بیت المال جو آنکھوں سے بوجہ موتیا بند ہونے کے معذور ہیں اور بیمار بھی ہیں اللہ تعالیٰ انکو شفاء کاملہ بخشے ایا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ سال ۱۹ پیشگی گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ۵۰/- روپے داخل فرما چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماتے۔ آمین

غرض پاکستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو آئندہ سال کا چندہ پیشگی ادا کر لینے کی اجازت ہے۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ مخلص اور صاحب توفیق احباب پیشگی ادا کر لیں۔ ذیل میں جماعت شمالی بورنیو کی سال ۱۸ کی فہرست دی جا رہی ہے۔ اس جماعت سے اگست ۱۹۵۲ء تک تمام جماعت کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا ہو گیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

فہرست یہ ہے:-

نام	رقم	
ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب	۷۹۵ روپیہ	۱۸۲۰ ڈالر
بیگم صاحبہ 〃 〃	۷۴ 〃	
بچگان 〃 〃	۳۵ 〃	
محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ 〃	۵۰ 〃	
خوشدامن صاحبہ 〃	۱۰ ڈالر	
کے عبدالقادر صاحب	۱۲۵ 〃	
کے محمد کنجی صاحب	۱۲۵ 〃	
مولوی محمد سعید صاحب انصاری	۳۰ 〃	
سلیم شاہ صاحب	۵۵ 〃	
کے منشی ماتیدین صاحب	۳۰ 〃	
اے۔ پی محمد کنجی صاحب	۱۵ 〃	
محمد یوسف صاحب	۱۶ 〃	
محمد ابراہیم صاحب	۱۲ 〃	
اہلیہ صاحبہ 〃	۶ 〃	
مکتی احمد صاحب	۱۲ 〃	
اہلیہ صاحبہ 〃	۶ 〃	
بوجنگ احمد صاحب	۱۶ 〃	
محمد یعقوب صاحب	۲۰ 〃	
نایان احمد صاحب	۶ 〃	
عبدالرحیم صاحب	۱۰ 〃	
عبدالمجید صاحب	۱۰ 〃	
عبدالحمید صاحب	۶ 〃	
امین احمد صاحب	۱۰ 〃	
جناب جیلی صاحب	۶ 〃	
〃 لامیت صاحب	۶ 〃	
〃 سکرییان صاحب	۳۲ 〃	
〃 محمد لطیف صاحب	۱۵ 〃	
〃 نصیرالدین صاحب	۶ 〃	
〃 محمد شریف صاحب تیو	۲۵ 〃	
〃 محمد یوسف صاحب بھاٹی	۱۰ 〃	
〃 کے محمود صاحب	۱۵ 〃	
محترمہ امینہ صاحبہ اہلیہ کے عبدالقادر صاحب	۱۰ 〃	

(۸) امریکن احمدیہ جماعتوں کے انچارج مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ہیں جو بفضل خدا اور اس کی دی ہوئی توفیق سے بڑی محنت اور توجہ سے سلسلہ کا کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ اور اس سے بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین کی توفیق بخشے۔ جیسا کہ بیرونی ممالک کی تمام جماعتوں کو لکھا گیا تھا کہ ۳۱ جولائی تک تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والی جماعتیں اور ان کے قربانیاں کرنے والے احباب کرام سابقون الاولون کی صف اول میں ہوں گے۔ صاحب موصوف نے ۱۵۰۱٫۵۵ ڈالر کی اسم وار اور جماعت وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے احباب کرام کیلئے دعا کی درخواست کی۔

امریکن جماعتوں سے اُن کے مجموعی وعدوں کی وصولی چندہ تحریک جدید کی نسبت ۶۰% فیصدی ہے جو بفضل خدا بہت اچھی ہے۔ امید ہے کہ امریکن جماعتیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ فہرست جو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہوئی درج ذیل ہے:-

مبلغین واقفین:-

نام	ڈالر
چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر	۴۳٫۰۰
مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم	۴۳٫۰۰
چوہدری جمیل احمد صاحب اکبر	۲۵٫۰۰
〃 غلام یٰسین صاحب	۵۱٫۰۰
برادر عبدالشکور رداش	۳۰٫۰۰
〃 ظفر اللہ صاحب	۱۰٫۰۰
〃 جمال احمد صاحب	۱۲٫۰۰
شیخ نذیر الٰہی صاحب	۷۵٫۰۰
	۲۸۹٫۰۰

جماعت سنسیاٹی اوہیو:-

نام	رقم
برادر فضل الٰہی صاحب	۵٫۰۰
〃 محمد سلیمان صاحب	۵٫۰۰
〃 نور الٰہی صاحب	۵٫۰۰
〃 اکبر محمود صاحب	۱٫۰۰
بہن فاطمہ الٰہی صاحبہ	۵٫۰۰
	۲۱٫۰۰

جماعت شکاگو:-

نام	رقم
برادر محمد شفیع صاحب	۶٫۰۰
〃 حمید احمد صاحب	۱٫۰۰
〃 خالد احمد صاحب	۵٫۰۰
بہن حمیدہ خاتون صاحبہ	۲۳٫۰۰
〃 وحیدہ وحید صاحبہ	۰٫۷۵
برادر عبدالوحید صاحب	۱٫۵۰
بہن حلیمہ رحمان صاحبہ	۱٫۰۰
	۳۸٫۲۵

جماعت کلیولینڈ:-

نام	رقم
برادر کمال اکمل صاحب	۱۰٫۰۰
برادر عبدالحکیم صاحب	۵۲٫۰۰ ڈالر
〃 کامل بشیر صاحب	۱۰٫۰۰
〃 محمد علی صاحب	۱۰٫۰۰
بہن کاملہ حکیم صاحبہ	۹٫۰۰
〃 حبیبہ کالو صاحبہ	۱۰٫۰۰
〃 حمیدہ خانم صاحبہ	۱۰٫۰۰
〃 سلیمہ صادق صاحبہ	۱۰٫۵۰
〃 حمیدہ اکمل صاحبہ	۱۰٫۰۰
〃 لطیفہ حکیم صاحبہ	۱۴٫۰۰
〃 امۃ الحفیظ صاحبہ	۵٫۰۰
〃 منیرہ افضل صاحبہ	۱۰٫۰۰
	۱۱۰٫۵۰

جماعت ڈیٹون اوہیو:-

نام	رقم
برادر احمد برکات صاحب	۵٫۰۰
〃 عبدالقادر صاحب	۵٫۰۰
〃 عبدالحق صاحب	۲۵٫۰۰
〃 امجد احمد صاحب	۱٫۰۰
بہن الہیہ صاحبہ	۲۰٫۰۰
〃 حمیدہ بیگم صاحبہ	۵٫۲۵
〃 امۃ اللطیف صاحبہ	۱۰۲٫۵۰
	۱۷۳٫۷۵

جماعت انڈیانا پولیز:-

نام	رقم
برادر احمد علی صاحب	۳۲٫۷۵
بہن الہیہ علی صاحبہ	۲۶٫۰۰
〃 حبیبہ صاحبہ	۵٫۵۰
〃 صالحہ ادمو صاحبہ	۱۱٫۰۰
〃 مومنہ صاحبہ	۲۵٫۰۰
〃 خدیجہ صاحبہ	۵٫۰۰
	۱۰۵٫۲۵

جماعت کنسس سٹی:-

نام	رقم
برادر محمد ابراہیم صاحب	۵۰٫۰۰
بہن علیمہ صاحبہ	۳۶٫۵۰
〃 فاطمہ صاحبہ	۲٫۰۰
	۸۸٫۵۰

جماعت مل واکی:-

نام	رقم
برادر فضل عمر صاحب	۵٫۰۰
〃 عبدالمالک صاحب	۵٫۰۰
〃 اسماعیل محمد صاحب	۵٫۰۰
	۱۵٫۰۰

جماعت نیویارک:-

نام	رقم
برادر رفیق احمد صاحب	۱۰٫۰۰
〃 زبیر وسیم صاحب	۲۰٫۰۰
بہن سکینہ نصرت صاحبہ	۱۰٫۰۰
برادر احمد بشیر صاحب	۱٫۰۰
〃 محمد صادق صاحب	۳۰٫۰۰
بہن رشیدہ بیگم صاحبہ	۵٫۰۰
〃 سکینہ نصرت صاحبہ	۱۵٫۰۰
〃 مریم صادق صاحبہ	۲۰٫۰۰
	۱۱۱٫۰۰

جماعت پٹس برگ:-

نام	رقم
برادر عبدالعزیز صاحب	۱۷٫۰۰
برادر کرم حکمت صاحب	۱۰٫۰۰
〃 فیصل ہاشم صاحب	۱۰٫۰۰
〃 ابو صالح صاحب	۵٫۰۰
بہن جمیلہ حفیظ صاحبہ	۱۰٫۰۰
برادر عبدالحفیظ صاحب	۵٫۰۰
بہن رحمت صالحہ صاحبہ	۲۵٫۰۰
〃 خدیجہ شہید صاحبہ	۵٫۵۰
〃 قانتہ شہید صاحبہ	۲٫۵۰
	۹۰٫۰۰

جماعت واشنگٹن:-

نام	رقم
برادر عبدالقادر صاحب	۶٫۰۰
〃 داؤد احمد صاحب	۱۰٫۰۰
〃 کلیم احمد صاحب	۱۰٫۰۰
بہن رشیدہ نور اللہ صاحبہ	۱٫۰۰
〃 مریم صالحہ صاحبہ	۳٫۰۰
	۳۰٫۰۰

جماعت سینٹ لوئس:-

نام	رقم
برادر عثمان خالد صاحب	۲٫۵۰
〃 عبدالعزیز صاحب	۵٫۰۳
〃 ابراہیم خلیل صاحب	۲٫۰۰
〃 عبداللہ علی صاحب	۳٫۰۰
بہن زینب عثمان صاحبہ	۵٫۰۰
	۱۷٫۵۳

ان کے علاوہ ۳۶۱٫۷۷ ڈالر سال ۱۷ کا بقایا بھی وصول کر کے بنک میں جمع کیا گیا ہے۔

بہن امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ مرحوم محمد غوث اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ انچارج امریکہ نے اپنے سترہ سال کے چندہ تحریک جدید کا حساب منگوایا۔ تو وہ چونکہ حیدرآباد دکن میں قبل شادی حضرت سیٹھ صاحب مرحوم ان کا ادا کرتے تھے اور اب ان کے معزز بھائی سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن اپنے چندوں کے ساتھ ہر سال اضافہ سے قادیان ارسال فرما رہے ہیں۔ ان کے گزشتہ تین سال میں کچھ اضافہ ہونے والا تھا تو آپ نے ۷/- روپیہ ارسال کر کے اُس کمی کو پورا کر دیا۔ جزاہا اللہ احسن الجزاء۔

(۹) **جماعت ماریشس:-** حافظ مولوی بشیر الدین عبیداللہ صاحب مبلغ انچارج ہیں۔ آپ کو وہاں پہنچے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ تاہم آپ نے جماعت کو قربانیوں کے میدان میں پیش پیش رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ حافظ صاحب نے تحریک جدید سال ۱۷ کا چندہ ۱۲۲۹/- روپیہ اس عرصہ میں ارسال فرمایا ہے۔ احباب کرام اور مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی یہ فہرست شائع کر دی جائے تا دوسرے احباب ماریشس بھی اپنے آگے آنیوالے بھائیوں کے ساتھ مل جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

فہرست حسب ذیل ہے :-

نام	رقم
عبدالرحمٰن حسن علی صاحب اس میں -/۴۷ سال ۵۱ کا بقایا بھی شامل ہے۔	۱۵۰
احمد یداللہ صاحب بھنو اس میں -/۱۰۰ سال ۵۱ کا بقایا بھی شامل ہے۔	۲۰۳
اسماعیل لطیف بخت صاحب آپ کا وعدہ -/۵۰ تھا مگر سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضرورت پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے کلمات طیبات پڑھ کر آپ نے -/۵۰ کا اضافہ کر کے -/۱۰۰ روپیہ ادا کر دیا۔ جزاک اللہ۔	۱۰۰
ماسٹر محمد عظیم سلطان غوث صاحب	۱۲۱
مکرم عبدالحمید زیادعلی صاحب	۱۷۵
" محمد حنیف صاحب تیجو	۳۵
" عبدالرحمٰن صاحب عقلو	۲۵
" عبدالستار صاحب سوکیہ	۳۵
" محمد صاحب تیجو	۲۰
" سبحان مزیدن صاحب	۲۲
" امین غلام نبی صاحب	۳۰
" مولوی حافظ بشیرالدین عبیداللہ صاحب	۴۰
	۹۵۶
مکرم محمد حنیف صاحب بھنو	۵۰
" محمد صاحب سوکیہ	۶۰
" سلیمان حسینی صاحب	۲۵
" احمد جواہر صاحب	۱۶
" احمد ڈومن صاحب	۱۰
" آدم اکبر علی صاحب	۳۲
" داؤد یعقوب صاحب	۱۰
" یوسف صاحب بہادری	۱۵
" اسماعیل صاحب عثلم	۷
" احمد حسینی صاحب	۵
مکرمہ جمیلہ صاحبہ عظیم	۸
" نصیرہ نزہت اہلیہ حافظ بشیرالدین صاحب مبلغ ماریشس۔	۱۰
مکرمہ بیوہ عبدالرحمٰن صاحب	۱۰
مکرم عبدالرحیم صاحب سوکیہ	۱۵
	۱۲۲۹/-

ماریشس سے یہ تمام رقم آچکی ہے۔ یعنی -/۳۲۴ روپیہ گذشتہ سال کے آخر میں عبدالحمید زیادعلی صاحب نے ارسال کئے تھے اور اسکے بعد -/۳۰۰ الاؤنس کے ذریعہ اور ۴۴۷/۵/ بذریعہ پوسٹل آرڈر مرکز میں آچکے ہیں۔ اور حافظ صاحب کی رپورٹ ہے کہ ۴۹/۹۵ روپیہ بقایا میرے پاس وصول شدہ ہے۔ اسکے علاوہ ۱۱۶/۷۵ روپیہ گذشتہ سالوں کا بھی ان کے پاس ہے۔ نیز عبدالحمید زیادعلی صاحب نے ایکسو روپیہ حافظ صاحب کے پاس داخل کیا ہے۔ اس طرح ۲۶۶/۷۰ روپیہ کی رقم آنیوالی ہے۔

مکرم حافظ صاحب نے اگست ۵۲ء کے آخر میں سال ۵۱ کے لئے جو رپورٹ ارسال کی ہے وہ بھی فہرست ذیل میں دی جاتی ہے۔

لکھا ہے کہ ۱۹۵۲ء کے چندہ تحریک جدید کے لئے جن دوستوں نے اپنا چندہ تحریک جدید سو فی صدی ۳۱ جولائی تک ادا کر دیا ہے ان کی فہرست ہی حافظ صاحب نے ارسال فرمائی ہے۔ جو ذیل میں اس لئے دی جاتی ہے کہ جن دوستوں نے گذشتہ سالوں میں حصہ لیا تھا یا وہ شروع تحریک سے حصہ لیتے آرہے ہیں لیکن بعض سال ان کے رہ گئے ہیں۔ یا وہ جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل ہی نہیں وہ بھی تحریک جدید کی فوج کے سپاہی بن جائیں۔ تا وہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔

۵ اکتوبر کا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام جس میں حضور نے تحریک جدید کی اعلیٰ اشان، اہمیت اور ضرورت کا ارشاد فرماتے ہوئے احباب کو فرمایا کہ وہ تحریک جدید میں شامل ہوں فرمایا:-

"تحریک جدید کی غرض نوجوانوں میں احمدیت کی روح پیدا کرنا ہے اور تبلیغ اسلام و احمدیت کو دُنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی تھی کہ مصلح موعود "زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔" اس کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلانے کے سوائے اس کے کوئی معنی نہیں کہ احمدیت اس کے ذریعہ سے دُنیا کے کناروں تک پہنچے۔

پس درحقیقت اس پیشگوئی میں تحریک جدید کے قیام کی پیشگوئی تھی۔ اور تحریک جدید کا قیام اس پیشگوئی کے ذریعہ سے ۱۹۳۴ء سے نہیں بلکہ ۱۸۸۶ء سے بنتا ہے یعنی اڑتالیس سال پہلے سے خدا تعالیٰ اس کی بُنیاد قائم کر چکا تھا۔ اور اگر غور کیا جائے تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ درحقیقت ۱۳۴۸ سال پہلے تحریک جدید کا قیام ہو چکا تھا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ اس نے اسلام کو اس لئے بھیجا لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ تا کہ اسلام کو دُنیا کے سب مذاہب پر غلبہ ہو جائے اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جس زمانہ کے متعلق یہ خبر ہے وہ آخری زمانہ یعنی

مسیح و مہدی

کا زمانہ ہے۔ پس تحریک جدید درحقیقت اس پیشگوئی کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہے۔ اور ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے وہ لیظہرہٗ علی الدین کلہٖ کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ اور بہت بڑا

خوش نصیب

ہے کہ خاتم النبیین کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور

بدقسمت

ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے مُنہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھائی

پس اے عزیزو! تم احمدیوں میں سے کوئی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اس تحریک میں شامل نہ ہو۔ اور کوئی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو وعدہ کر کے اس میں کمزوری دکھلائے۔ بلکہ چاہیئے کہ کوئی شریف الطبع اور نیک غیر احمدی بھی اس تحریک سے باہر نہ رہے خواہ اُسے احمدیہ جماعت میں داخل ہونے کی جرأت نہ ہوتی ہو۔"

پس پاکستان اور بیرونی ممالک کا ہر احمدی تحریک جدید میں شامل ہو جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ پیغام دینے کے بعد ماریشس کی جماعت کے اُن احباب کے نام ذیل میں دیئے جاتے ہیں جو اپنے وعدہ کی کل رقم ۳۱ جولائی ۵۲ء تک سو فیصدی پوری ادا کر چکے ہیں۔ اِس فہرست میں ان کے نام نہیں جن کا وعدہ تو ہے مگر رقم سو فیصدی ادا نہیں۔

نام	رقم
مکرم عبدالرحمٰن صاحب عقلو	۳۰
" عبدالرحمٰن حسن علی صاحب	۷۷
" محمد حنیف صاحب تیجو منایان بلانش	۴۰
" احمد یداللہ صاحب بھنو	۱۰۵
محترمہ حمیدہ جمال احمد صاحب روزہل	۵۰
مکرم محمد حنیف صاحب بھنو	۵۵
" احمد ڈومن صاحب سینٹ پیر	۱۵
" بشیر احمد صاحب تھارن فیلکس	۵
" لطیف احمد صاحب گلنگ ازفنکس	۵
محترمہ اہلیہ حافظ جمال احمد صاحب مرحوم روزہل	۳۰
مکرم عبدالرحیم یدعلی صاحب پورٹ لوئس	۵
مکرم عبدالفقیر محمد صاحب روزہل	۵،۲۵
محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ	۱۵،
" میمونہ اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب عقلو۔	۱۰
محترمہ رابعہ بنت عبدالرحمٰن صاحب عقلو۔	۵
	۴۵۲،۲۵

جماعت منایان بلانش کے بارہ میں حافظ صاحب کا یہ نوٹ ہے کہ یہ جماعت جہاں دوسرے چندوں میں باقاعدہ ہے وہاں انہوں نے تحریک جدید کا چندہ بھی جو ۱۳ احباب پر مشتمل ہے -/۱۸۱ روپیہ وعدوں کے ساتھ ہی ادا کر دیا۔

یہ رقم یعنی ۴۵۲،۲۵ + ۱۸۱ = ۶۳۳،۲۵ وہ ہے جو ۱۰۰% فیصدی ادائیگی ہو چکی ہے۔ اسکے علاوہ -/۲۰۰ روپیہ سے اوپر ایسی رقم ہے جو متفرق جمع ہوتی ہے۔ اور یہ رقم سیکرٹری تحریک جدید کے پاس ہے۔

اِس رپورٹ کے مطابق ۸۲۳،۲۵ اور سابقہ رپورٹ کی رقم ۲۶۶،۷۰ روپیہ ملا کر ۱۰۹۹/۹۵ روپیہ ماریشس کرنسی میں ہے۔ یہ رقم اور حصہ مرکزی کا چندہ جیسا کہ پہلے ارسال کیا گیا ہے اسی طرح جلد سے جلد ارسال کیا جائے۔ اور جن احباب کا چندہ تحریک جدید وعدوں کے مطابق ابھی واجب الادا ہے وہ وصول کر کے زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ تک سو فیصدی ادا ہو جانا چاہیئے۔

گذشتہ سال اور اس سال کی وصولی کی دونوں فہرستیں اسلئے دی گئی ہیں کہ وہ دوست جو وعدے کر چکے ہیں یا جو شامل نہیں وہ سب شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کی جماعتوں کو چاہیئے کہ انہوں نے جس قدر تحریک جدید کا چندہ وصول کیا ہے وہ اکتوبر کے آخر تک معہ اسم وار تفصیل کے مرکز ربوہ میں ارسال کر دیں۔ اور جن سے قابل وصول ہوں ان سے نومبر کے مہینے میں جدوجہد کر کے وصولی کی جائے۔ کیونکہ تحریک جدید کے وعدوں کو پورا کرنے کیلئے اِس سال کے لئے نومبر ۵۲ء آخری مہینہ ہے اِسی طرح وہ احباب جو براہِ راست اپنا چندہ تحریک جدید ارسال فرماتے ہیں وہ بھی اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے اِس ماہ میں یا زیادہ سے زیادہ ماہِ نومبر میں سو فیصدی پورا کریں۔

نیز بیرونی ممالک کی جماعتوں یا براہِ راست وعدہ کرنے والوں سے جس قدر جولائی یا اگست کے بعد وصولی کی ہے وہ معہ مرکزی حصہ کے بنک میں داخل کر کے بنک کی رسید مرکز ربوہ میں حسب معمول ارسال فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

بالآخر دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے فرشتوں کو نازل فرمائے جو ہر مجاہد کے دل میں یہ تحریک پیدا کرے کہ اپنے وعدے آخر سال تک سو فیصدی ادا کر لیں۔ آمین۔ والسلام

خاکسار

برکت علی خان

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

اسلام کی طرف سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کیلئے کون میدان میں نکلا؟

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السّلام کی حیاتِ طیبّہ پر ایک نظر

(۲)

(از مکرم عبدالحمید صاحب آصف)

فروری ۱۸۹۴ء:۔ عبداللہ آتھم نے آپ سے مباحثہ کرکے جو شکست کھائی اس سے عیسائیت کو سخت نقصان پہنچا تو پادری عماد الدین امرتسری نے غصہ میں آگ بگولا ہوکر ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا "توزین الاقوال" اس میں اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت کچھ فحش کلامی کی اور قرآن کریم پر بھی اعتراضات کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف گورنمنٹ کو اکسایا اور لکھا کہ مرزا صاحب انگریزوں کو دجال کہتے ہیں اور یہ قوت حاصل کرکے گورنمنٹ کا تختہ الٹ دیں گے۔ اس کتاب میں جو اعتراضات عماد الدین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم پر کئے تھے ان کے جوابات پر مشتمل ایک کتاب حضور نے لکھی جس کا نام حضور نے "نور الحق حصہ اوّل" رکھا۔ یہ کتاب فروری ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب آپ نے رجسٹری کرکے سب پادریوں کو بھجوائی اور سب کو مقابلہ پر آنے کے لئے للکارا۔ یہ کتاب حضور نے عربی میں لکھی۔ اس میں آپ نے یہ چیلنج دیا کہ "اس عربی کتاب نور الحق حصہ اول کی اشاعت کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر اس کتاب کا جواب اس قسم کی فصیح عربی زبان میں اگر لکھ کر پادری عماد الدین پیش کرے تو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ پانچ ہزار روپے اسے انعام دیں گے۔ اور اگر مقابلہ پر نہ آیا تو ایک ہزار لعنت وصول کرے" چنانچہ اس کتاب کے آخر میں آپ نے ایک ہزار لعنت نمبروار لکھی ہے۔

اس کتاب کا مصنف ایسا چپ ہوا کہ ایک حرف تک نہ اس کتاب کے مقابل پر نہ لکھ سکا اور ایک ہزار لعنت قبول کر لینے میں ہی اپنی نجات سمجھی۔

مئی ۱۸۹۴ء:۔ نور الحق حصہ دوم آپ نے ۱۸ مئی ۱۸۹۴ء کو شائع فرمائی۔ اس کتاب میں عیسائیوں اور بالخصوص مغربی اقوام یورپ و امریکہ کے لوگوں کی اسلام کے بارہ میں بے خبری کا ذکر کرتے ہوئے ان میں مبلغین بھیجے جانے اور وہاں اسلام کی صحیح تعلیم اور بذریعہ لٹریچر پھیلانے پر بڑا زور دیا ہے۔ اس کتاب کے مقابل لکھنے والے کیلئے حضور نے پانچ ہزار روپیہ انعام رکھا۔ مگر کوئی عیسائی مقابل پر نہ آیا۔

اس کتاب میں حضور کی یہ نظم ہے کہ:۔

"آؤ عیسائیو ادھر آؤ
نورِ حق دیکھو راہ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ"

۶ ستمبر ۱۸۹۴ء:۔ جب آتھم اپنے رجوع کے طفیل ہاویہ میں گرنے سے بچ گیا تو عیسائیوں نے اس پر بڑی خوشیاں منائیں اور اپنی دانست میں عیسائیت کی فتح سمجھ کر ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو امرتسر میں اس کا ایک جلوس نکالا اور جشن بھی منایا۔ حضورؑ کو جب اس امر کی اطلاع موصول ہوئی تو آپ نے ایک رسالہ "انوار الاسلام" ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو شائع فرمایا اور اس میں لکھا کہ:۔

"ہمیں صاف طور پر الہاماً معلوم ہوگیا ہے کہ اس وقت عذاب موت کے ٹلنے کا یہی باعث ہے کہ عبداللہ آتھم نے حق کی عظمت کو اپنی خوفناک حالت کی وجہ سے قبول کرکے ان لوگوں سے کس درجہ مشابہت پیدا کر لی جو حق کی طرف رجوع کرتے ہیں"

نیز لکھا کہ:۔

اس بات کے تصفیہ کے لئے کہ فتح کس کو ہوئی آیا اہل اسلام کو جیسا کہ درحقیقت ہے یا عیسائیوں کو جیسا کہ وہ ظلم کی راہ سے خیال کرتے ہیں تو میں ان کی پردہ دری کے لئے مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔ اور اگر وہ دروغگوئی اور چالاکی سے باز نہ آئیں تو مباہلہ اس صورت پر ہوگا کہ ایک تاریخ مقررہ پر ہو کہ ہم فریقین ایک میدان میں حاضر ہوں اور مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کھڑے ہوکر تین مرتبہ ان الفاظ کا اقرار کریں کہ

اس پیشگوئی کے عرصہ میں اسلامی رعب ایک طرفۃ العین کے لئے بھی میرے دل پر نہیں آیا اور میں اسلام اور نبی اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ناحق پر سمجھتا رہا۔ اور سمجھتا ہوں اور صداقت کا خیال تک نہیں آیا اور حضرت عیسےٰؑ کی ابنیت اور الوہیت پر یقین رکھتا رہا اور رکھتا ہوں اور ایسا ہی یقین جو فرقہ پروٹسٹنٹ کے عیسائی رکھتے ہیں۔ اور اگر میں نے خلاف واقعہ کہا ہے اور حقیقت کو چھپایا ہے تو اے خدائے قادر مجھ پر ایک برس میں عذاب موت نازل کر۔ اس دعا پر ہم آمین کہیں گے اور اگر دعا کا ایک سال تک اثر نہ ہوا اور وہ عذاب نازل نہ ہوا جو جھوٹوں پر نازل ہوتا ہے تو ہم ہزار روپیہ مسٹر عبداللہ آتھم صاحب کو بطور تاوان کے دیں گے"

۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء:۔ اس مباہلہ کیلئے درخواست کرنے کے لئے ایک ہفتہ کی میعاد حضور نے مقرر فرمائی لیکن کوئی جواب آتھم نے نہ دیا۔ اس لئے آپ نے ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ایک اور اشتہار اسی قسم کے مباہلہ کیلئے دیا اور لکھا کہ آتھم فقط قسم کھا کر کہہ دے کہ میں نے اس پندرہ ماہ کے عرصہ میں کوئی رجوع الی الحق اندرونی طور پر نہیں کیا۔ اس کے بدلہ میں حضورؑ نے دو ہزار روپیہ تاوان دینا منظور فرمایا۔ مگر آتھم نے قسم نہ کھائی۔

۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء:۔ جب آتھم نے قسم بھی نہ کھائی اور خاموشی اختیار کر لی۔ تو حضورؑ نے ۵ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ایک اور اشتہار قسم کے مطالبہ کا دیا۔ اور انعام کی رقم بڑھا کر تین ہزار روپے کر دی۔ آتھم تو حسب دستور خاموش رہا۔ مگر پادری ہنری مارٹن کلارک نے ایک نہایت ہی فحش قسم کا اشتہار نکالا۔ اور لکھا کہ ہمارے مذہب میں قسم کھانا ایسا ہی منع ہے۔ جیسے کہ مسلمانوں میں خنزیر کا گوشت کھانا

۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء:۔ اس کے جواب میں حضورؑ نے ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ایک اشتہار نکالا جس میں آپ نے انجیل اور بائیبل سے قسم کھانے کے جواز کی آیات نکال کر ثابت کیا کہ عیسائیوں کے بزرگ قسم کھاتے رہے ہیں اور زبور میں لکھا ہے کہ جو جھوٹا ہے وہی قسم نہیں کھاتا۔ حضورؑ کے اس اشتہار کا جواب عیسائیوں نے دینے کی بجائے خاموشی میں ہی اپنی خیر سمجھی۔

اس جگہ میرا دل مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں آتھم اور حضورؑ کے اس مقابلہ کے وقت جو رویہ اس وقت کے مولویوں کا تھا اس کا اظہار ناظرین کے سامنے کروں تا ان پر یہ بات عیاں ہو جائے کہ ان مولویوں کو صرف حضرت مرزا صاحب سے ہی دشمنی نہیں تھی بلکہ یہ مولوی تو اسلام کے دشمن، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کے دشمن تھے۔ اگر ہم یہ کہیں کہ آتھم کی وفات کے متعلق جو شرطی پیشگوئی تھی وہ محض اس غرض کے لئے تھی تا اسلام کا بول بالا ہو اور عیسائیت شکست کھائے تو شاید ناظرین ہماری بات پر اتنا اعتبار نہ کریں گے اس لئے ہم ان کے سامنے عیسائی پرچہ نور افشاں ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کی اصل غرض کیا تھی حوالہ مندرجہ ذیل ہے:۔

"مرزا صاحب نے مسیحیوں کے ساتھ مباحثہ اپنے ملہم اور مثیل ہونے کے بارے میں نہیں کیا بلکہ محمدیت کو مذہب حق اور قرآن کو کلام اللہ ثابت کرنے اور مسیحیوں کو رد کرنے کیلئے کیا تھا۔ اور پیشین گوئی اختتام مباحثہ پر انہوں نے محمدیت ہی کے مذہب حق اور من جانب اللہ ہونے کے ثبوت میں کی تھی"

لیکن ہمارے مولویوں کی اسلام دشمنی دیکھئے کہ عیسائیوں کے اس اقرار کے باوجود صرف اور صرف مرزا صاحب کی ناکامی ثابت کرنے کے لئے یہ خود غرض اور شیطان کے چیلے عیسائیوں کی تائید میں مسیحیت کی فتح کا نقارہ بجاتے رہے۔ اور یہ اشتہار نکالتے رہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

ان نادانوں اور عقل کے اندھوں ..... نے یہ نہ سوچا کہ اگر مرزا صاحب کی پیشگوئی کو ہم جھوٹا کہیں گے تو عیسائیوں کے نزدیک اسلام جھوٹا ہوگا۔ محمدیت باطل ہوگی۔ قرآن سرنگوں ہوگا۔ مگر ان ایمان اور دیانت اور عشق رسول سے عاری لوگوں کو کیا۔ " ان کی بلا سے بوم بسے یا ہما رہے"

۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو ایک اور اشتہار کے ذریعہ آتھم کو قسم کے لئے ابھارا اور انعام کی رقم بڑھا کر چار ہزار روپے کر دی۔

مئی ۱۸۹۵ء:۔ مئی ۱۸۹۵ء میں حضور نے ایک کتاب "ضیاء الحق" شائع فرمائی۔ اور لکھا کہ قسم سے انکار کرنے کی وجہ سے اب آتھم صاحب خدائی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

۳۰ دسمبر ۱۸۹۵ء کو حضور نے یہ اعلان شائع فرمایا کہ:۔

"آتھم صاحب اگر قسم نہیں کھائیں گے تو اس انکار سے جو ان کا اصل مدعا ہے یعنی باقی ماندہ عمر سے ایک کافی حصہ پانا ان کو ہرگز حاصل نہیں ہوگا۔ بلکہ انکار کے بعد جو ان کی بیباکی کی علامت ہے جلدی اس جہان سے اٹھائے جائیں گے"

خدا تعالےٰ کی قہری تجلّی

وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے عذاب سے ڈرتا رہا اس پر خدا نے رحم کرکے اس کو موت کے عذاب سے وقتی طور پر مہلت دیدی۔ مگر جب اس نے اس اقرار سے گریز کیا کہ اس نے "رجوع الی الحق" کیا ہے تو پھر حضورؑ کے مندرجہ بالا اعلان پر ایک سال کے اندر اندر وہ پکڑا گیا اور خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے اسے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو پکڑ کر ہاویہ میں دے مارا۔ الحمد للہ رب العٰلمین

اسلام زندہ مذہب ثابت ہوا۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ثابت ہوئے اور قرآن کریم ایک زندہ کتاب ثابت ہوئی۔

ہم اپنے ناظرین کو ایک اور نظارہ کی طرف بھی جو نہایت ہی ایمان افزا ہے توجہ دلانا چاہتے ہیں وہ یہ کہ جو پیشگوئی کی گئی تھی جس کے نتیجہ میں آتھم کی موت واقع ہوئی

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

باسمہ تعالیٰ

مسجد مبارک ربوہ کی تکمیل ابھی باقی ہے

احباب جماعت کو معلوم ہے۔ کہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سب سے پہلی جس پختہ عمارت کی بنیاد رکھی گئی وہ خانہ خدا "مسجد مبارک" تھی اس مبارک تقریب میں شمولیت کا فخر حاصل کرنے کے لئے اہالیان ربوہ کے علاوہ بیرونی اور قریبی جماعتوں کے مخلصین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ مسجد مبارک کا سنگ بنیاد نصب فرمایا۔ اور ازاں بعد جماعت کو خطاب فرماتے ہوئے تعمیر مسجد مبارک کے چندہ کی تحریک فرمائی۔ بعض مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسی وقت نقد ادائیگی کردی اور بعض نے اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے وعدے لکھوادیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس چندہ کی ادائیگی کے لئے جو میعاد مقرر فرمائی تھی۔ احباب جماعت نے نہ صرف اس میعاد کے اندر مطلوبہ رقم پوری کردی۔ بلکہ اُسکے بعد بھی رقمیں مسلسل بھجواتے رہے۔ جنکی آخری میزان ماشاءاللہ مطالبہ سے کافی زیادہ ہوگئی الحمد للہ علیٰ ذلک

احباب کو اس بات کا بھی علم ہوگا۔ کہ مسجد کی تعمیر کیلئے خرچ کا جو اندازہ کیا گیا۔ اصل خرچ اس سے بہت زیادہ ہوا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک فراخ اور خوبصورت مسجد تعمیر ہوچکی ہے مگر ابھی اس کی تکمیل باقی ہے۔ مسجد کے وسیع صحن میں فرش ابھی نہیں لگا۔ وضو کرنے کے لئے بھی کوئی جگہ نہیں بن سکی۔ علاوہ ازیں روشنی کا بھی کوئی مستقل انتظام نہیں ہے چونکہ ربوہ میں عنقریب بجلی آرہی ہے۔ اسلیئے مسجد میں روشنی کا متعلقہ سامان سقفی پنکھے اور ان کے لئے وائرنگ بھی کرائی جانی ہے۔ ان اشیاء کی خرید اور تیاری کیلئے بیس ۲۰۰۰۰ ہزار روپیہ کے خرچ کا اندازہ ہے

میں اس تحریر کے ذریعہ جماعتوں کے عہدہ داران اور ذی اثر احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے پورا پورا تعاون فرماکر عندی مشکور و عند اللہ ماجور ہوں۔

کوشش کی جائے کہ جماعت کے مخلصین اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں خصوصاً ایسے اصحاب کیلئے نادر موقعہ ہے۔ جو قبل ازیں اس چندہ میں کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ بَنیٰ لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔ جس شخص نے دنیا میں مسجد تعمیر کی۔ اللہ تعالےٰ اُس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ یہ کیسا سستا سودا ہے۔ مومن ہر وقت نیکی حاصل کرنے کی تلاش میں رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے ایسے مواقع بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ مبارک ہے وہ جو ان سے فائدہ اُٹھائے۔ اور اپنے آخرت کے گھر کے لئے یہیں سے تیاری شروع کردے

عہدیداران جماعت اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ کہ وعدہ جات کی فہرستیں دفتر بیت المال میں اور نقدی محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال ہو۔

ناظر بیت المال ربوہ

اسلام کی طرف سے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے کون میدان میں نکلا؟ بقیہ صفحہ ۹

اسی میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ "جو فریق عمداً جھوٹ اختیار کر رہا ہے" فریق کا لفظ اس بات کو ظاہر کرتا تھا۔ کہ آتھم کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ جو اس کی پشت پناہ بنے ہوئے ہیں۔ وہ بھی آتھم کے ساتھ موت کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔

سب سے اول ڈاکٹر لوبنا جو اس مباحثہ کا محرک تھا۔ اور خاص جنڈیالہ میں ہی رہتا تھا۔ جہاں یہ مباحثہ ہوا۔ میعاد مقررہ کے اندر یعنی ۱۵ ماہ کے اندر واصل جہنم ہوا۔ پھر پادری رائٹ جو مسٹر اجو مشن کا کام آنریری طور پر کرتا تھا۔ یہ وہ شخص تھا۔ جو اپنی لیاقت، علمیت کے لحاظ سے اس فریق کا سرگروہ تھا، پادری رائٹ بیچارہ جواناں مرگ مرا۔ اس کی موت سے تمام عیسائیوں کو سخت صدمہ ہوا۔ اور انہوں نے ماتمی لباس پہنا۔ اس کی موت پر اظہار افسوس کے لئے امرتسر کے گرجے میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس میں مختلف عیسائیوں نے تقریریں کیں۔ پادری عماد الدین نے اپنی تقریر میں یہ کہا۔ کہ

"آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی ہم پر چلی۔ اور اس کی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔"

تیسرے پادری عماد الدین نے خدا تعالیٰ کی ہزار لعنت کو اپنے سر پر لے لیا۔ جیسا کہ ہم اپنے مضمون میں ذکر کر آئے ہیں۔ کہ اس کی کتاب "توزین الاقوال" کے جواب میں حضور نے جو کتاب نور الحق حصہ اول عربی زبان میں لکھی۔ اور عماد الدین کو چیلنج دیا۔ کہ وہ حضور کی کتاب کا جواب دے۔ جواب نہ دینے والے اور گریز کرنے والے فریق پر خدا کی ہزار لعنت۔

تو دیکھیں اس پندرہ ماہ کے اندر جھوٹے فریق کے دو بہت بڑے پادری مر گئے۔ اور عماد الدین نے خدا کی ہزار لعنت خرید کر جیتے جی اپنے لئے ذلت قبول کر لی۔ باقی رہ گیا آتھم۔ آتھم رجوع کرکے وقتی طور پر اس ہاویہ سے بچ گیا۔ مگر جب اس نے سرکشی کی۔ تو خدا کے فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار اس کے سر پر پڑی۔ اور ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اپنے دوسرے ساتھیوں کے سمیت ہاویہ میں گرا دیا گیا۔ الحمد للہ رب العالمین۔ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کس شان سے پوری ہوئی۔

ہمارا دل خوشی سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور روح خدا تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہو کر شکر کے کلمات دہراتی ہے۔ جب ہماری آنکھیں مندرجہ ذیل حدیث پر پڑتی ہیں۔

"آسمان سے پکارا جائے گا۔ کہ حق آل محمدؐ کے ساتھ ہے۔ اور زمین سے پکارا جائیگا۔ کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے۔ مگر یاد رکھو کہ وہ جو زمین کی طرف سے آواز آئے گی، وہ شیطانی کلمہ ہے۔ اور جو اوپر کی طرف سے آواز آئے گی، وہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ ہے۔ جو ہمیشہ بلند رہے گا (اقتراب الساعۃ صفحہ ۹۰) اس پیشگوئی کے متعلق حضور نے اپنی کتاب ضیاء الحق میں مفصل بحث کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ

یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے۔ کہ اس فتنہ کے وقت جس قدر لوگ عیسائیوں کا ساتھ دیں گے۔ وہ شیطان کی ذریات ہیں۔ اور ان کی آواز شیطان کی آواز ہے۔ اور حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ انہی دنوں میں خسوف کسوف بھی رمضان میں ہوگا۔ چنانچہ ایک خسوف کسوف تو مباحثہ کے بعد ہوا۔ اور ایک کسوف خسوف رمضان میں اس فتنہ کے بعد امریکہ میں ہو گیا۔ یہ دوبارہ خسوف کسوف ایک قطعی علامت ظہور مہدی کی ہے۔ جو کبھی کسی مدعی کے ساتھ جب سے کہ دنیا کی بنیاد ڈالی گئی۔ جمع نہیں ہوا۔ اور یہ آسمانی آواز تھی۔ جو مصدق مہدی معہود تھی۔

۱۸۹۷ء۔ آتھم کی موت پر حضور نے کتاب انجام آتھم تصنیف فرمائی۔ جو جنوری ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے کچھ دنوں بعد اسی سال ضمیمہ انجام آتھم شائع فرمایا۔ یہ دونوں کتابیں عیسائیت کے لئے ایک موت کا پیغام ہیں۔

حضور نے ان دونوں کتابوں میں علمی لحاظ سے عیسائیت کی جڑوں پر وہ ضرب کاری لگائی ہے۔ کہ اس کی جڑ ہی گویا کاٹ دی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ آتھم کی موت کے ساتھ ہی عیسائیت کی موت بھی وارد ہو گئی ہے۔ آپ نے اس کتاب میں ایک ایسا چیلنج دیا۔ جس نے سب عیسائیوں پر موت وارد کر دی۔ آپ نے تمام پادریوں کو اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کے لئے مباہلہ کرنے کے واسطے چیلنج دیا۔ اور اس چیلنج میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک۔ پادری عماد الدین۔ پادری حسام الدین۔ فتح مسیح۔ صفدر علی اور ٹامس ہاول کو تو نام لے کر بلایا ہے۔ اسی کے ساتھ ہی باقی تمام ہندوستان کے پادریوں کو مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے۔ اور فیصلہ کا طریق یہ پیش کیا۔

"فریقین اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ میدان مقررہ میں حاضر ہو جائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا کے ساتھ یہ فیصلہ چاہیں کہ ہم دونوں میں سے جو شخص درحقیقت خدا کی نظر میں کاذب اور مورد غضب ہے۔ خدا تعالیٰ ایک سال میں اس کاذب پر وہ قہر نازل کرے جو اپنی غیرت کی رو سے وہ ہمیشہ کاذب اور مکذب قوموں پر کیا کرتا ہے۔ نمرود ہو گیا۔ اور نوحؑ کی قوم ہو گیا اور یہود ہو گیا۔"

"اس رسالہ کے شائع ہونے کے بعد اگر دو ماہ تک کوئی بھی نہ نکلا اور صرف شیطانی عذر و بہانہ سے کام لیا۔ تو پنجاب اور ہندوستان کے تمام پادریوں کے جھوٹے ہونے پر مہر لگ جائیگی۔"

حضور نے یہ کتاب مع اس دعوت مباہلہ کے ایک ایک پادری کے نام تمام پنجاب اور ہندوستان میں بھیجی۔ مگر کسی پادری کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنے آپ کو موت کی وادی میں پھینکے۔ خدا تعالیٰ کے شیر کا مقابلہ کرنا بزدلوں کا کام نہیں۔ خدا تعالیٰ کا یہ شیر ہے۔ اسلام کی عزت کا نگہبان اور قرآن کریم کی عظمت کا زندہ نشان اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق میدان مقابلہ میں کھڑا تھا۔ اس نے عیسائیوں کے ایک ایک پادری کو دعوت مباہلہ دی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں کوئی نہ آیا اب ہم اپنے ناظرین سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر آپ سے کوئی پوچھے کہ اس زمانہ میں اسلام کی طرف سے عیسائیت کے مقابلہ کے لئے میدان میں کون نکلا تو آپ جو جواب دیں گے وہی حقیقی جواب ہوگا۔

ضرورت خادمہ و خانساماں

ہمیں ایک خادمہ کی ضرورت ہے جسے تیس روپے ماہوار تنخواہ اور کھانا دیا جائے گا۔

نیز ایک خانساماں بھی درکار ہے جسے حسب لیاقت معقول تنخواہ دی جائے گی۔ ضرورتمند مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا خود ملیں۔

بیگم صاحبہ پروفیسر نیفیمی صاحب ایف سی کالج لاہور

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۲ اکتوبر ۵۲ء میں نادہندگان کراچی کی سزا کا اعلان شائع ہوا ہے۔ اس میں کاتب کی غلطی کی وجہ سے ایک نام "بشیر احمد صاحب ننگی" شائع ہو گیا ہے جو غلط ہے اصل نام "رشید احمد صاحب ننگی" ہے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

درخواست دعا

میری محترم ممانی صاحبہ بیگم محمود الحسن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور بعارضہ شدید سر درد و اختلاج قلب علیل ہیں۔ درویشان قادیان و صحابہ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

حمید انور ۱/۱۰۳ میکلوڈ روڈ لاہور

دعائے مغفرت

میری اہلیہ صاحبہ (والدہ ڈاکٹر محمد جی احمدی میڈیکل افسر ننکانہ صاحب) بروز اتوار بتاریخ ۱۲-۱۰-۵۲ بعمر ۷۱ سال دائیں طرف سخت فالج کے مزید حملہ سے صرف تین دن بیمار رہ کر فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ اگلے روز ۱۱½ بجے دن پہنچایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر ایک بجے جنازہ پڑھایا۔ اور موصیوں کے قبرستان میں امانتاً دفن کیا گیا۔

آپ بہت نیک باعمل احمدی۔ اولاد کی بہترین تربیت کرنے والی اور مہمان نواز تہجد گذار خاتون تھیں۔ میرے ہمراہ ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی اور ہر دو خلافتوں کے وقت کبھی تردد کا اظہار نہ کیا۔ پانچ لڑکیوں اور ایک لڑکے کی والدہ تھیں جو سب صاحب اولاد اور خادم سلسلہ ہیں۔ اس بیماری کے حملہ میں بھی جب تک ہوش قائم رہا نماز پڑھتی رہیں۔ احباب کرام دعائے مغفرت فرما کر مشکور فرمائیں۔

محمد حسین شاہ مختار عام صاحبزادگان حضرت مسیح موعود علیہ السلام از سول ہسپتال ننکانہ صاحب

خاتم النبیین نمبر

دوستوں کے مطالبہ پر خاتم النبیین نمبر دوبارہ طبع کروایا گیا تھا۔ اکثر احباب کو بھجوایا جا چکا ہے اس کا اکثر احباب ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ یہ قیمتی اور معتبر پرچہ اب محدود تعداد باقی ہے۔ جن دوستوں نے منگوانا ہو قیمت ارسال فرما کر طلب فرمائیں۔ یکم اکتوبر تک رقم پہنچ جائے تو پرچہ مل سکے گا۔ بعد میں معذوری ہوگی۔ (مینیجر الفضل)

جرمنی کو یہودیوں کی بجائے عرب مہاجرین کی مدد کرنی چاہیئے

نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ جرمنی میں اس تجویز کی زیادہ سے زیادہ حمایت کی جا رہی ہے۔ کہ نازی دور میں نقصان اٹھانے والے یہودیوں کو جرمنی کی طرف سے جو معاوضہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وہ عرب مہاجرین کی امداد کے لئے اقوام متحدہ کے سپرد کر دیا جائے۔ اس معاوضے کی ادائیگی کا معاہدہ گذشتہ ماہ ہیمبرگ میں ہوا تھا ——— نیویارک ٹائمز کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ ۲۹ ممبر پارلیمان ارکان نے چانسلر کو درخواست ارسال کی ہے کہ اس سارے مسئلہ پر پارلیمنٹ میں مکمل بحث کی جائے اس نے لکھا ہے کہ عربوں کے احتجاج کو نظر انداز نہ کیا جائے عربوں کے ساتھ دوستی کی اقتصادی اہمیت کی بھی اس نے وضاحت کی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ سیاسی میدان میں عرب مغربی جرمنی کو آزاد قوموں کے خاندان میں جگہ دلانے کی حمایت کرنے پر تیار ہیں مگر پیرس سیشن میں اسرائیلیوں نے اقوام متحدہ میں جرمنوں کی رکنیت کی مخالفت کی تھی۔ (اسٹار)

فالج کے مریضوں کیلئے ساگوان کا پھیپھڑا

بنکاک ۲۰ اکتوبر: سیامی پارلیمنٹ کے ایک سابق رکن نے فالج کے مریضوں کے لئے ساگوان کا ایک پھیپھڑا تیار کیا ہے۔ اس نے وزیر اعظم کو لکھا ہے۔ کہ ان پھیپھڑوں کی تیاری میں حکومت اس کی امداد کرے۔ ساگوان کے اس پھیپھڑے کو بنانے میں ۵۰۰ روپے لاگت آئے گی۔ (اسٹار)

وائرلیس کے ذریعہ پیمائش

لندن ۲۰ اکتوبر: ریڈیو کی ایک برطانوی فرم سمندر میں جہازوں کے درمیانی فاصلہ کے ناپنے کے لئے ریڈیائی لہروں سے کام لینے کے طریقے کی آزمائش کر رہی ہے۔ اس سے قبل پیمائش کے لئے ساحل کے دو مقررہ مقامات کے فاصلہ اور جیومیٹریکل تجزیہ کی ضرورت ہوتی تھی (اسٹار)

ناریل کے ریشے سے بھارت کی آمدنی

نئی دہلی ۲۰ اکتوبر: سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بھارت سالانہ ناریل کے ریشے اور اس کی بنی ہوئی اشیاء سے ۱۵ کروڑ روپے کا غیر ملکی زرمبادلہ حاصل کرتا ہے۔

سب سے زیادہ یہ مال یعنی ۲۳،۵۰،۰۰۰ روپے کے عوض برطانیہ نے خریدا۔ اس کے بعد نیدرلینڈ والوں نے تقریباً ۲۰،۰۰،۰۰۰ روپے کا بھی مال منگوایا۔ دیگر خریدنے والے ممالک میں ڈنمارک مغربی جرمنی بیلجیم۔ فرانس۔ پرتگال۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ برما۔ امریکہ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ شامل ہیں۔

مقدار کے لحاظ سے سالانہ یہ مال تقریباً ۳۰۰،۰۰۰ ہنڈرڈ ویٹ بھارت سے برآمد کیا جاتا ہے۔ (اسٹار)

ڈاکٹر مکرجی کا مطالبہ!

کلکتہ ۱۹ اکتوبر۔ ڈاکٹر ایس۔ پی۔ مکرجی نے کہا۔ کہ بھارت تقسیم برصغیر کے مسئلہ کا دوبارہ جائزہ لے۔ اقدام کرے۔ ایک باوقار قوم کو چاہیئے کہ آپنے حکومت ہند سے اپنی نرم پالیسی کو بدلنے کا مطالبہ کیا۔

دولت مشترکہ میں سب سے زیادہ تیل پیدا کرنیوالا علاقہ

لندن ۲۰ اکتوبر: سنگاپور کی اطلاعات مظہر ہیں کہ شمالی بورنیو میں ایک برطانوی انتدابی علاقہ سیروفی میں دولت مشترکہ کے تمام ممالک سے زیادہ تیل نکالا گیا۔

یہاں سے گذشتہ سال ۴۲،۷۶،۳،۱۳۳،۳۶ بیرل تیل برآمد کیا گیا۔ جس کی مالیت ۳۳،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ تھی (اسٹار)

۱۹۴۶ء کے معاہدہ کو ختم کرنے کا مطالبہ

بنکاک ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء کے جس رسمی معاہدے کے تحت سیام کے ساتھ بھارت برطانیہ اور آسٹریلیا نے حالت جنگ کو ختم کیا گیا تھا۔ بنکاک میں اس معاہدے کو سرکاری طور پر ختم کرنے کا پرزور مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ سیام کے وزیر اعظم نے ابھی اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اس معاہدے کو ختم کر دینے سے سیام کی اقتصادیات پر اچھا اثر پڑے گا۔ تاہم سیاسی مبصرین کا بیان ہے۔ کہ معاہدے کی اکثر شرائط وقت کے ساتھ ساتھ خود ہی ختم ہو چکی ہیں۔ (اسٹار)

۱۸۰۰۰ مہاجر خاندانوں کیلئے رہائشی مکانات

نیویارک ۲۰ اکتوبر: اقوام متحدہ کے مہاجرین کے ادارہ نے حکومت شام کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے۔ جس کے تحت ۰۰۰،۰۰۰،۲ ڈالر کی لاگت سے ۱۸۰۰۰ مہاجر خاندانوں کے لئے رہائشی مکانات تعمیر کئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ عربوں کے ساتھ معاہدہ کی بناپر جو بات چیت ہوئی ہے۔ اس سے عربوں کے فلسطین واپس جانے کے حق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ شام نے نئے پروگرام کو اس لئے منظور کیا ہے۔ کہ شام میں قیام پذیر ۸۰ ہزار مہاجرین کے لئے رہائش کا انتظام کیا جا سکے۔ اور اس طرح ان کے روزگار کا انتظام بھی ہو۔

مصر میں تحقیقاتی بیورو کا قیام

قاہرہ ۲۰ اکتوبر: جنرل نجیب نے برسر اقتدار آنے کے بعد مصر کی سیاسی پولیس کو ختم کر دیا تھا۔ اب اس کی جگہ امریکہ کے نیشنل تحقیقاتی کورٹ خطوط پر پہلی تحقیقات کا ایک جنرل بیورو قائم کیا گیا ہے۔ مقامی روزنامہ "الاہرام" نے بیورو کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا ہے کہ یہ ادارہ اشتراکیت صیہونیت اور ان اشخاص کیخلاف نبرد آزما ہوگا جو حکومت کے خلاف سازشیں کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (اسٹار)

انڈونیشیا میں فوج اور پارلیمنٹ کے اختلافات نازک صورت اختیار کرگئے

پارلیمنٹ توڑ دی جائے گی؟

جاکرتا ۲۰ اکتوبر: انڈونیشی فوج اور پارلیمنٹ کے اختلافات کی بنا پر پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ نیم سرکاری ذرائع نے خیال ظاہر کیا ہے کہ پارلیمنٹ غالباً توڑ دی جائے گی اُدھر کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس وقت تک کام جاری رکھے گی۔ جب تک موجودہ کشیدگی دور نہ ہو جائے پارلیمنٹ کو توڑ دینے کے مطالبہ کے سلسلہ میں پارلیمنٹ کے جو ممبر گرفتار کئے گئے تھے۔ انہیں کل رات رہا کر دیا گیا۔ ان میں ایک سابق وزیر اعظم ... بھی شامل ہیں۔

شہر جاکرتا میں اب کرفیو نرم کر دی گئی ہے۔ ایک اعلان کے مطابق کرفیو اب رات کے آٹھ بجے کی بجائے صبح تک جاری رہے گا۔ جاکرتا کے چار اخباروں دو روزناموں اور دو ہفتہ واروں کی اشاعت معطل کر دی گئی ہے۔ ان میں سے ایک ہفت روزہ سابق وزیر خارجہ اور ماشومی پارٹی کے لیڈر ڈاکٹر یوسف کے زیر اہتمام شائع ہوتا تھا۔ اشاعت میں تعطل کی وجہ نہیں بتائی گئی

عوام کے زبردست احتجاج نے انڈونیشی کابینہ کو پارلیمنٹ کی تحریک پر عملدرآمد کرنے پر مجبور کر دیا ہے وزیر داخلہ محمد روئم نے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو بتایا کہ کابینہ اس وقت تک کام جاری رکھے گی جب تک موجودہ کشیدگی دور نہیں ہو جائے گی۔ وزیر داخلہ نے اعلان کیا کہ کشیدگی ختم ہونے کے بعد کابینہ پارلیمنٹ کی تحریک پر عملدرآمد کر سکے گی۔

وزیر داخلہ نے جس تحریک کا ذکر کیا ہے اس میں وزارت داخلہ اور فوج کی اعلیٰ کمان کی ازسرنو تنظیم کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ فوج اور پارلیمنٹ کی کشیدگی سے انڈونیشی دارالحکومت جاکرتا میں عملاً محاصرے کی صورت حال پیدا ہو گئی ہے

شہر میں حفاظتی تدابیر بھی اختیار کی جا رہی ہیں سات گھنٹے کے کرفیو کے ساتھ سرکاری عمارتوں پر سخت فوجی پہرا ابھی تک موجود ہے۔ بہرحال ٹیلیفون سروس بحال کر دی گئی ہے۔ زیادہ تر مبصروں کی رائے یہ ہے کہ موجودہ بحران ختم ہونے کے ابھی کوئی امکانات نہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صدر انڈونیشیا

قاہرہ میں ایک جاسوسی گروہ کا سراغ

قاہرہ ۲۰ اکتوبر: مصری فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ متعدد آدمیوں کو جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اندازہ ہے کہ کل رات ۲۶ آدمی گرفتار کئے گئے۔ ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ گرفتار شدگان کو اس الزام میں نظر بند کیا گیا ہے کہ وہ ایسے جاسوسی ٹولے کے رکن ہیں جو ملک کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے تھے جمعرات کی رات اور جمعہ کی صبح کو جو گرفتاریاں کی گئی تھیں۔ ان کی وجہ پہلی بار سرکاری طور پر بیان کی گئی ہے۔

ترجمان نے بتایا کہ نظر بندوں میں اورینٹل پبلسٹی سوسائٹی کے تین آدمی بھی شامل ہیں۔ یہ سوسائٹی قاہرہ میں غیر ملکی زبانوں میں تین روزنامے شائع کرتی ہے۔ سوسائٹی کے جنرل منیجر استفسار کے لئے جمعرات کی رات کو گرفتار کئے گئے تھے۔ وہ ابھی تک پولیس کی حراست میں ہیں۔

سوڈان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مصر کی تجاویز

قاہرہ "المصری" نے وہ تجاویز شائع کر دی ہیں جو مصر نے سوڈان کا مسئلہ حل کرنے کے لئے پیش کی ہیں۔ ان تجاویز پر حکومت مصر اور سوڈان کی سوشلسٹ ری پبلک پارٹی کے درمیان حالیہ گفت و شنید میں اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ تجاویز حسب ذیل ہیں۔

(۱) مصر اور برطانیہ سوڈان کو حق خود اختیاری دینے کے لئے مشترکہ طور پر ایک تاریخ متعین کریں۔

(۲) سوڈان کی اعلیٰ سطح کی پالیسی کی نگرانی کے لئے ایک سہ جماعتی یا پانچ آدمیوں کی کمیٹی بنائی جائے۔

م ڈاکٹر سکارنو کی درخواست پر پارلیمنٹ کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ ادھر وزیر دفاع نے اس خبر کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے کہ انڈونیشیا میں فوجی انقلاب کے ذریعہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی جا رہی ہے۔